Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم وَعَلٰی عَبدِہِ المَسِیحِ المَوعُود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد
58
ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ
50
شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

22 ذی الحجہ 1430 ہجری 10 فتح 1388 ہش 10 دسمبر 2009ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

ہر یک صاحب جو اس لِلّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور انکو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے

.... ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام ....

’’حتّی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربّانی باتوں کے سننے کیلئے اور دُعا میں شریک ہونے کیلئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوکر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہوکر آپس میں رشتہ تودد وتعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔...... اور اس روحانی جلسے میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے‘‘

(آسمانی فیصلہ اشتہار 30 دسمبر 1891 روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 351-352)

❁❁❁❁❁❁❁❁

’’...... میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہوسکتا۔ جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔ اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت وتندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اس کو نہ دوں اور اپنے لئے فرش زمین پسند نہ کروں۔ اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سو رہوں اور اس کیلئے جہاں تک میرے بس میں ہے آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں۔ اور اگر کوئی میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کچھ سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں بھی دیدہ ودانستہ اس سے سختی سے پیش آوں۔ بلکہ مجھے چاہئے کہ میں اس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اس کیلئے رو رو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے۔ اگر میرا بھائی سادہ ہو یا کم علم یا سادگی سے کوئی خطا اس سے سرزد ہو تو مجھے نہیں چاہئے کہ میں اس سے ٹھٹھا کروں یا چیں بہ جبیں ہوکر تیزی دکھاؤں یا بدنیتی سے اس کی عیب گیری کروں کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں۔ کوئی سچا مومن نہیں ہوسکتا جب تک اُس کا دل نرم نہ ہو۔ جب تک وہ اپنے تئیں ہر یک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دور نہ ہوجائیں خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے۔ اور غریبوں سے نرم ہوکر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں۔ اور غصے کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجے کی جواں مردی ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ یہ باتیں ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں نہیں......‘‘

(شہادت القرآن روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ 395-96)

❁❁❁❁❁❁❁❁

’’ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور انکو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور انکی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور انکے ہم وغم دور فرما دے۔ اور انکی ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور انکی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل ورحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد انکا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا، یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین‘‘

(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء۔ مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۳۴۲)

❁❁❁❁❁❁❁❁

’’سلسلہ بیعت میں داخل ہوکر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا، ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی اور چونکہ ہر یک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمیٔ مقدرت یا بعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں۔ لہذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا چاہے بشرط صحت وفرصت وعدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوسکیں۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۳۰۲)

❁❁❁❁❁❁❁❁

’’یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خواہ نخواہ التزام اس کا لازم ہے بلکہ اس کا انعقاد صحت نیت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے‘‘ (مجموعہ اشتہارات جلد نمبر ۱ صفحہ 440)

آپؑ مزید فرماتے ہیں کہ:

’’یہ دنیا کے تماشوں میں سے کوئی تماشا نہیں‘‘ (مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ 443)

❁❁❁❁❁❁❁❁

❁❁❁❁❁❁❁

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

اصلاحی کمیٹیوں☆ کو فعال کیجئے......!

قسط:......(۲)

گزشتہ گفتگو میں ہم سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اُس ارشاد سے احباب جماعت کو آگاہ کررہے ہیں جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت بالخصوص عہدیداران جماعت کو نصیحت فرمائی ہے کہ جماعتوں کے تعلیمی و تربیتی معیار کو اونچا کرنے کیلئے اور ان کی اخلاقی و روحانی ترقی کیلئے اصلاحی کمیٹیوں کو فعال کیا جائے اور حضور نے فرمایا: اگر ہر ماہ اجلاس بلا کر تربیتی پروگراموں کو عملی جامہ پہنایا جائے تو بہت سے مسائل جو عدم تربیت کی وجہ سے بعد میں معاشرے کیلئے سردرد بن جاتے ہیں اور بے چینی پیدا کرتے ہیں اُن سے ہم بچ سکتے ہیں۔ ذیل میں ہم اُن پروگراموں کا ذکر کرتے ہیں جو ہمیں باقاعدگی سے اصلاحی کمیٹیوں کے اجلاس میں زیر بحث لاکر اور ان کے عملی پہلوؤں پر غور کر کے جماعتوں میں ان کا نفاذ کرنا چاہئے ان میں پہلی بات تو نماز باجماعت کا قیام۔

نماز اصلاح کا ایک ایسا ذریعہ ہے کہ اگر ہم تواتر کے ساتھ اور دوام کے ساتھ اس کو اصلاحی کمیٹی کا ایجنڈا بنا کر اس کو نافذ کرنے کیلئے کوشش کریں تو بہت سے تربیتی مسائل خود بخود حل ہو جاتے بالخصوص اس کا نفاذ اطفال الاحمدیہ کے عمر کے بچوں سے ہی شروع ہونا چاہئے۔ اگر بچوں کو دس سال کی عمر میں نماز کی عادت پڑ جائے اور وہ باجماعت نماز کیلئے مساجد کی طرف آنا شروع ہو جائیں تو جب وہ خدام کی عمر کو پہنچتے ہیں تو ان میں یہ عادت مزید پختہ ہو جاتی ہے اور ایسے بچے جب خدام الاحمدیہ کی عمر میں پہنچتے ہیں تو پھر ان کیلئے قیام نماز کی عادت کے سلسلہ میں اتنی محنت نہیں کرنی پڑتی۔ لہٰذا اصلاحی کمیٹی میں ہمیں خدام الاحمدیہ کے تعاون سے اور والدین کے تعاون سے خاص طور پر یہ کوشش کرنی چاہئے کہ بچے دس سے لیکر پندرہ سال کی عمر تک نماز باجماعت کے عادی بن جائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ سات سال کے بعد اگر بچہ نماز کی طرف راغب نہ ہو تو بعض صورتوں میں اگر مجبوراً کچھ سختی بھی کرنی پڑے تو کرنی چاہئے کیونکہ بلوغت سے پہلے کی عمر میں ترغیب و تحریص یا تنبیہ و تہدید کے ذریعہ ہر صورت میں بچے کو شامل کیا جا سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ مائل ہو بھی جاتا ہے۔

دوسرا پہلو ہے خدام کے حوالہ سے یعنی جو نوجوان ۱۵ سے چالیس سال تک کی عمر کے ہیں، انہیں بہرحال بار بار کی تحریک اور ترغیب و تحریص کے ذریعہ اور نماز کے فوائد بتا کر ہی ہم عبادت الٰہی کی طرف مائل کر سکتے ہیں اور ان تمام صورتوں میں ذیلی تنظیموں اور جماعتی انتظامیہ کے ساتھ ساتھ والدین کا کردار بہت اہم ہوتا ہے اور جماعتی انتظامیہ کو اپنی جماعتی کوششوں کے ساتھ ساتھ اصلاحی کمیٹی کے ایجنڈا میں والدین کے رول کو نظرانداز نہیں کرنا چاہئے بلکہ بچوں اور نوجوانوں کی اصلاح کیلئے والدین کو ساتھ لیکر چلنا چاہئے۔ اور والدین کو ہمیشہ یہ بات مدنظر رکھنی چاہئے کہ اگر وہ چاہتے ہیں کہ ان کے بچے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں اور ان کے اطاعت گزار اور خدمت گزار بنیں تو انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصل میں نماز کو ہی آنکھوں کی ٹھنڈک بیان فرمایا ہے آپ ؐ کا ارشاد ہے کہ قُرَّةُ عَيْنِیْ فِی الصَّلٰوة کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک تو نماز میں ہی ہے اور یہ بات یقینی ہے کہ جو بچے بے نمازی ہوتے ہیں اپنے پیدا کرنے والے کی عبادت سے غافل ہوتے ہیں وہ اپنے والدین کی اطاعت سے بھی غافل ہو جاتے ہیں حقیقت یہی ہے کہ جو حقیقی خالق کا اطاعت گزار و وفادار نہیں وہ مجازی خالق کا اطاعت گزار و وفادار کیونکر ہو سکتا ہے۔ لازمی بات ہے ایسے بچے اور نوجوان جو نہ صرف اپنے والدین کے نافرمان ہو جاتے ہیں بلکہ پھر اور طرح کی بُرائیاں بھی ان سے سرزد ہونی شروع ہو جاتی ہیں اور جب بڑے ہو کر وہ تعلیم یا ملازمت کی خاطر ماں باپ یا نظام جماعت سے دُور رہتے ہیں تو ساتھ ہی عبادت سے بھی دور چلے جاتے ہیں اور ظاہر ہے کہ جہاں رحمان نہیں ہوگا وہاں شیطان آموجود ہوگا اور پھر جہاں شیطان آ جائے تو پھر وہ کیا گُل کھلائے گا، یہ سوچ کر بھی رُوح کانپتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے نماز کے فوائد کا ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ: اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ (العنکبوت:۹۶)

کہ نماز یقیناً برائیوں اور بُری باتوں سے روکتی ہے۔ اور ایک مقام پر فرمایا:۔

اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّآتِ کہ نیکیاں برائیوں کا خاتمہ کر دیتی ہیں۔

پس ضروری ہے کہ ہم اپنی اولادوں کی فکر کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔

اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین اور اعلیٰ تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے۔

(ترمذی ابواب البر والصلوة باب فی ادب الولد)

اور نماز سے بڑھ کر کون سی اچھی تربیت ہو سکتی ہے لیکن اس تربیت کے لئے ضروری ہے کہ پہلے والدین بھی نمونہ بنیں اور عہدیداران جنہوں نے نصیحت کرنی ہے اور اصلاحی کمیٹیوں کو فعال کرنا ہے انہیں بھی اپنا اعلیٰ نمونہ دکھانا ہوگا تب ہی ہم اپنے نوجوانوں اور بچوں کی صحیح تربیت کر سکتے ہیں لہٰذا انصار اللہ کے اجلاس میں بالخصوص یہ بات کہی جانے والی ہے کہ والدین اپنی اولاد کیلئے ہر امر میں نیک نمونہ بنیں بالخصوص قیام نماز کے سلسلہ میں اور اگر ہم استقلال کے ساتھ اور دوام کے ساتھ خود بھی نمازوں کی پابندی کریں گے اور اپنی اولادوں کو بھی اس طرف مائل کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم ایک حسین معاشرے کے قیام کے ضامن بن جائیں گے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام قیام نماز کے ضمن میں فرماتے ہیں:

”کیونکہ انسان فطرتاً خدا ہی کے لئے پیدا ہوا ہے جیسا کہ فرمایا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی فطرت ہی میں اپنے لئے کچھ نہ کچھ رکھا ہوا ہے اور مخفی در مخفی اسباب سے اس کو اپنے لئے بنایا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے تمہاری پیدائش کی اصلی غرض یہ رکھی ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ مگر جو لوگ اپنی اس اصلی اور فطری غرض کو چھوڑ کر حیوانوں کی طرح زندگی کی غرض صرف کھانا پینا اور سو رہنا سمجھتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دور جا پڑے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی ذمہ داری ان کے لئے نہیں رہی۔ وہ زندگی جو ذمہ داری کی ہے وہ یہ ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ پر ایمان لا کر زندگی کا پہلو بدل لے۔ موت کا اعتبار نہیں۔ تم اس بات کو سمجھ لو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور تم اس کے لئے بن جاؤ۔ دنیا تمہاری مقصود بالذات نہ ہو۔ میں اس لئے بار بار اس امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کیلئے انسان آیا ہے اور یہی بات ہے جس سے وہ دور پڑا ہوا ہے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ تم دنیا کے کاروبار چھوڑ دو۔ بیوی بچوں سے الگ ہو کر کسی جنگل یا پہاڑ میں جا بیٹھو۔ اسلام اس کو جائز نہیں رکھتا اور رہبانیت اسلام کا منشاء نہیں۔ اسلام تو انسان کو چست، ہوشیار اور مستعد بنانا چاہتا تھا۔ اس لئے میں تو کہتا ہوں کہ تم اپنے کاروبار کو جدوجہد سے کرو۔ حدیث میں آیا ہے کہ جس کے پاس زمین ہو وہ اس کا تردّد نہ کرے تو اس سے مواخذہ ہوگا۔ پس اگر کوئی اس سے یہ مراد لے کہ دنیا کے کاروبار سے الگ ہو جاوے، وہ غلطی کرتا ہے۔ نہیں، اصل بات یہ ہے کہ یہ سب کاروبار جو تم کرتے ہو، اس میں دیکھ لو کہ خدا تعالیٰ کی رضا مقصود ہو اور اس کے ارادہ سے باہر نکل کر اپنی اغراض اور جذبات کو مقدم نہ کرنا۔“

(الحکم جلد ۵ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء صفحہ ۲)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”ہر احمدی کو اپنی نمازوں کی حفاظت کی طرف توجہ دینی چاہئے اور انہیں وقت مقررہ پر ادا کرنا چاہئے۔ اگر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں لے کر آنا ہے، اگر توحید کو قائم کرنے کا دعویٰ کرنے والا بننا ہے تو اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے ہوں گے۔ اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کرنی ہوگی، کاموں کے عذر کی وجہ سے دوپہر کی یا ظہر کی نماز اگر آپ چھوڑتے ہیں تو نمازوں کی حفاظت کرنے والے نہیں کہلا سکتے اور اگر فجر کی نماز تم نیند کی وجہ سے وقت پر ادا نہیں کر رہے تو یہ دعویٰ غلط ہے کہ ہمارے دلوں میں خدا کا خوف ہے اور ہم اس کے آگے جھکنے والے ہیں۔ اسی طرح کوئی بھی دوسری نماز اگر عادتاً یا کسی جائز عذر کے بغیر وقت پر ادا نہیں ہو رہی تو وہی تمہارے خلاف گواہی دینے والی ہے کہ تمہارا دعویٰ تو یہ ہے کہ ہم خدا کا خوف رکھنے والے ہیں لیکن عمل اس کے برعکس ہے۔ اور جب یہ نمازوں میں بے توجہگی اسی طرح قائم رہے گی اور نمازوں کی حفاظت کا خیال نہیں رکھا جائے گا تو پھر یہ رونا بھی نہیں رونا چاہئے کہ خدا ہماری دعائیں نہیں سنتا ہے“۔

نماز کی حفاظت اور نگرانی ہی اس بات کی ضامن ہوگی کہ ہمیں اور ہماری نسلوں کو گناہوں اور غلط کاموں سے پاک رکھے۔ ہماری نمازوں میں باقاعدگی یقیناً ہمارے بچوں میں بھی یہ روح پیدا کرے گی کہ ہم نے بھی نمازوں میں باقاعدہ ہونا ہے۔ اس کی اسی طرح حفاظت کرنی ہے جس طرح ہمارے والدین کرتے ہیں۔

(خطباتِ مسرور جلد سوم صفحہ ۲۷۲)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نمازوں کی حفاظت اور جمعہ کی حفاظت کے اعتبار سے اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے اور اصلاحی کمیٹی میں اس کو ایک بنیادی مسئلہ کے طور پر رکھنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

(منیر احمد خادمؔ)

118واں جلسہ سالانہ قادیان 2009ء

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 118 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2009ء کی ازراہِ شفقت منظوری مرحمت فرمادی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلسہ مورخہ 26، 27 اور 28/دسمبر 2009ء بروز ہفتہ، اتوار اور سوموار منعقد ہوگا۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ اِس للّٰہی اور بابرکت جلسہ میں شرکت کے لئے ابھی سے نیّت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرمائیں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی و بابرکت ہونے کے لئے مسلسل دُعائیں جاری رکھیں۔

مجلس مشاورت: نیز 21 ویں مجلس مشاورت بھارت سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مورخہ 29 دسمبر بروز منگل منعقد ہوگی۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

خطبہ جمعہ

رمضان کے مہینے کو قرآن کریم سے ایک خاص نسبت ہے۔ خدا تعالیٰ کی آخری اور کامل شریعت اس مہینے میں نازل ہوئی یا اس کا نزول شروع ہوا۔

اس مہینے میں قرآن کریم کے پڑھنے کی طرف بھی توجہ ہونی چاہئے۔ صرف تلاوت ہی نہیں بلکہ اس کے اندر بیان کردہ احکامات کی تلاش کرنی چاہئے۔ پھر سارا سال ان احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

قرآن پڑھنے کے آداب کا تذکرہ اور احباب جماعت کو اس حوالہ سے اہم نصائح

اپنے بچوں کی بھی ایسی تربیت کریں کہ وہ خدا تعالیٰ کے اس کلام کو سمجھنے اور غور کرنے اور اپنی زندگیوں پر لاگو کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 4 ستمبر 2009ء بمطابق 4 تبوک 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ- فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ - وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ-يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ -وَلِتُكْمِلُوْا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوااللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ-

(سورة البقرہ: 186)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے دوسرے ایّام میں گنتی پوری کرنا ہوگی۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم سہولت سے گنتی کو پورا کرو اور اس ہدیت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تاکہ تم شکر کرو۔

آج مَیں اس آیت کے پہلے حصّہ کے بارے میں کچھ کہوں گا۔ رمضان کے مہینے کو قرآن کریم سے ایک خاص نسبت ہے جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمایا جو مَیں نے تلاوت کی ہے کہ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ۔ یہ فرما کر واضح فرما دیا کہ رمضان کے مہینے کے روزے یونہی مقرر نہیں کر دیئے گئے۔ بلکہ اس مہینے میں قرآن کریم جیسی عظیم کتاب آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی یا اس کا نزول ہونا شروع ہوا۔ اور احادیث میں ذکر ملتا ہے کہ جبریل علیہ السلام ہر سال رمضان میں آنحضرت ﷺ پر قرآن کریم کا جو حصہ اُترا ہوتا تھا اس کی دوہرائی کرواتے تھے۔ پس اس مہینے کی اہمیت اس بات سے بڑھ جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی آخری اور کامل شریعت اس مہینے میں نازل ہوئی، یا اس کا نزول شروع ہوا۔

پس اللہ تعالیٰ نے جب ہمیں روزوں کا حکم دیا تو پہلے یہ فرمایا کہ روزے تم پر فرض کئے گئے ہیں اور پھر یہ ہے کہ دعاؤں کی قبولیت کی خوشخبری دی۔ اس کے بعد کی جو آیات ہیں ان میں پھر بعض اور احکام جو رمضان سے متعلق ہیں وہ دیئے۔ اور یہ واضح فرما دیا کہ روزے رکھنا اور عبادت کرنا صرف یہی کافی نہیں ہے، بلکہ اس مہینے میں قرآن کریم کی طرف بھی تمہاری توجہ ہونی چاہئے۔ اس کے پڑھنے کی طرف تمہاری توجہ ہونی چاہئے۔ روزوں کی اہمیت اس لئے ہے اور اس لئے بڑھی کہ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے میں انسان کامل پر اپنی آخری اور کامل شریعت نازل فرمائی جو قرآن کریم کی صورت میں نازل ہوئی۔ خدا تعالیٰ کا قرب پانے اور دعاؤں کے اسلوب تمہیں اس لئے آئے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں وہ طریق سکھائے جس سے اس کا قرب حاصل ہو سکتا ہے اور دعاؤں کی قبولیت کے نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ پس اس کتاب کو پڑھنا بھی بہت ضروری ہے۔ رمضان میں اس کی تلاوت کرنا بھی بہت ضروری ہے تاکہ سارا سال تمہاری اس طرف توجہ رہے۔ آنحضرت ﷺ کے آخری رمضان میں جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو دو مرتبہ قرآن کریم کا دور مکمل کروایا۔

پس اس سنت کی پیروی میں ایک مومن کو بھی چاہئے کہ دو مرتبہ قرآن کریم کا دور مکمل کرنے کی کوشش کرے۔ اگر دو مرتبہ تلاوت نہیں کر سکتے تو کم از کم ایک مرتبہ تو خود پڑھ کر کریں۔ پھر درسوں کا انتظام ہے، تراویح کا انتظام ہے، اس میں (قرآن) سنیں۔ بعض کام پہ جانے والے ہیں کیسٹ اور CDs ملتی ہیں ان کو اپنی کاروں میں لگا سکتے ہیں، سفر کے دوران سنتے رہیں۔ اس طرح جتنا زیادہ سے زیادہ قرآن کریم پڑھا اور سنا جا سکے، اس مہینے میں پڑھنا چاہئے اور سننا چاہئے۔

اور پھر صرف تلاوت ہی نہیں بلکہ اس کے اندر بیان کردہ احکامات کی تلاش کرنی چاہئے۔ پھر سارا سال اُن تلاش شدہ احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ پھر ان حکموں کے اعلیٰ سے اعلیٰ معیار تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تبھی رمضان کی اہمیت بھی واضح ہوتی ہے اور روزوں اور عبادتوں کا حق بھی ادا ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر یہ نہیں پتہ کہ جو کام کر رہا ہوں اس کا مقصد کیا ہے اور کیوں خدا تعالیٰ نے احکامات دیئے ہیں تو ان اعمال کے حق ادا نہیں ہو سکتے۔ بلکہ اعمال کا بھی پتہ نہیں چل سکتا کہ کیا کرنا ہے۔ اگر صرف یہی سنتے رہیں کہ تقویٰ پر چلو اور اعمال صالحہ بجا لاؤ اور یہ پتہ نہ ہو کہ تقویٰ کیا ہے اور اعمال صالحہ کیا ہیں تو یہ تو دیکھا دیکھی ایک نظام چل رہا ہے رمضان کے دنوں میں یا عام تقریریں سن لیں، آگے چلے گئے، خطبات سن لئے، چلے گئے۔ ایک کام تو ہو رہا ہوگا لیکن اس کی روح کا پتہ نہیں چلے گا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حقیقی مسلمان وہ ہیں جو اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ (البقرة:122) یعنی وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی اس کی اس طرح تلاوت کرتے ہیں جس طرح اس کی تلاوت کا حق ہے۔ یعنی غور بھی باقاعدگی سے ہو۔ اور غور بھی اچھی طرح ہو تلاوت میں بھی باقاعدگی رہے اور پھر جو پڑھا یا سنا اس پر عمل کرنے کی کوشش بھی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بلکہ خود قرآن کریم میں آتا ہے کہ اُسے مہجور کی طرح نہ چھوڑ دینا۔ پس تعلیم یہ ہے کہ غور بھی ہو، عمل بھی ہو، تلاوت بھی ہو۔ نہ کہ مہجور کی طرح چھوڑ دیا گیا ہو۔

اور یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ یہ فرمانے کے بعد کہ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ۔ پھر فرماتا ہے هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ یعنی انسانوں کی ہدایت کے لئے اتارا گیا ہے اس میں ہدایت کی تفصیل بھی ہے اور حق و باطل میں فرق کرنے والے امور بھی بیان کئے گئے ہیں۔ پس جب تک اس کی تلاوت کا حق ادا نہ ہو، نہ ہدایت کی تفصیل پتہ لگ سکتی ہے، نہ ہی جھوٹ اور سچ کا فرق واضح ہو سکتا ہے۔ پس ہر مومن کا فرض ہے کہ اگر روزوں کا حقیقی حق ادا کرنا ہے تو قرآن کریم کی تلاوت اور اس کے احکامات کی تلاش بھی ضروری ہے۔

قرآن کریم کی تلاوت کے بارہ میں ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے اس طرح حکم فرمایا ہے وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ وَاَنْ اَتْلُوَ الْقُرْاٰنَ (النمل:92-93)۔ یعنی اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ مَیں فرمانبرداروں میں سے ہو جاؤں اور یہ کہ مَیں قرآن کی تلاوت کروں۔ پس حقیقی فرمانبرداری یہی ہے کہ جو کامل شریعت خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر اتاری ہے اور جس کو ماننے کا ہمارا دعویٰ ہے اور پھر اس زمانے میں مسیح الزمان و مہدی دوران کو ماننے کا ہم اعلان کرتے ہیں تو پھر اس کامل کتاب کی یعنی قرآن کریم کی تلاوت کا حق ادا کرنے کی بھی کوشش کریں اور اس رمضان میں جہاں اس کو باقاعدگی سے پڑھنے کا عہد کریں

اور پڑھیں وہاں اس بات کا بھی عہد کریں کہ ہم نے رمضان کے بعد بھی روزانہ ہم نے اس کی تلاوت کرنی ہے اور اپنے پر اس کی تلاوت کو فرض کرنا ہے۔ اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کی حتی الوسع کوشش کرنی ہے۔ کیونکہ یہی چیز ہے جو ہمیں خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والی ہوگی اور یہی چیز ہمارے لئے رمضان کی مقبولیت کا باعث بنے گی۔ اور یہی بات ہے جس کی طرف خاص طور پر ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توجہ دلائی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

''اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے''۔ یعنی اس حقیقی تعلیم پر عمل کو بھول نہ جانا۔ صرف پڑھنا ہی نہ رہے۔ صرف تلاوت کرنا ہی نہ رہے۔ بلکہ اس پر عمل بھی ہونا چاہئے۔ ورنہ مردہ کی طرح ہو جاؤ گے۔ روحانی زندگی جو ہے وہ نہیں رہے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیعت کا عہد جو ہے وہ فضول ٹھہرے گا۔ فرمایا کہ پس اس کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دینا۔

پھر فرمایا کہ ''جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا''۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 20صفحہ 13)

آسمان پر عزت پانا اور مقدم رکھا جانا کیا ہے؟ یہی کہ پھر خدا تعالیٰ اپنا فضل فرماتے ہوئے اپنا قرب عطا فرمائے گا۔ قبولیت دعا کے نشان ملیں گے۔ معاشرے کی برائیوں سے اس دنیا میں بھی انسان بچتا رہے گا۔ پس جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں فرما دیا ہے کہ پہلی کوشش تمہاری ہوگی تو مَیں بھی دوڑ کر تمہارے پاس آؤں گا۔ یہ نظارے دیکھنے کے لئے ہمیں قرآن کو عزت دینا ہوگی۔ اس کی تلاوت کا حق ادا کرنا ہوگا۔ اس کے حکموں کی پیروی کی کوشش کرنی ہوگی۔ پھر آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

''نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ ﷺ۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد ﷺ اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے''۔ (یعنی شفاعت کرنے والے ہیں) ''اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کے افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا اور آخر کار اس کی روحانی فیض رسانی سے اِس مسیح موعود کو دنیا میں بھیجا جس کا آنا اسلامی عمارت کی تکمیل کے لئے ضروری تھا۔ کیونکہ ضرور تھا کہ یہ دنیا ختم نہ ہو جب تک کہ محمدیؐ سلسلہ کے لئے ایک مسیح روحانی رنگ کا نہ دیا جاتا جیسا کہ موسوی سلسلہ کے لئے دیا گیا تھا''۔ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 13-14)

پس یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم نے اس مسیح محمدی کی جماعت میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کی کامل شریعت جو قرآن کریم کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے اس کے مقام کو سمجھنے کا عہد کیا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے مقام خاتمیت نبوت کا ادراک حاصل کیا ہے جبکہ دوسرے مسلمان اس سے محروم ہیں۔ پس یہ اعزاز ہمیں دوسروں سے منفرد کرتا ہے اور اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کو سمجھیں اور اس کی حقیقت کو جانیں اور اس کی حقیقی عزت اپنے دلوں میں قائم کریں۔ بلکہ اس کا اظہار ہمارے ہر قول وفعل سے ہو۔ اگر اس کا اظہار ہمارے ہر قول وفعل سے نہیں تو پھر یہ مہجور کی طرح چھوڑ دینے والی بات ہے اور یہ حالت پیشگوئی کی صورت میں خدا تعالیٰ نے خود قرآن کریم میں فرما دی ہے جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا۔ سورۃ الفرقان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَقَالَ الرَّسُوْلُ يَا رَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا (الفرقان:31) اور رسول کہے گا اے میرے ربّ! یقیناً میری قوم نے اس قرآن کو متروک کر چھوڑا ہے۔ ترک کر دیا ہے۔ چھوڑ دیا ہے۔ پڑھتے تو ہیں لیکن عمل کوئی نہیں۔ پس بڑے ہی خوف کا مقام ہے، ہر احمدی کے لئے یہ لمحہ فکر یہ ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ ہم زمانہ کے امام کو اس لئے مانیں کہ ہم نے قرآن کریم کی حکومت اپنے پر لاگو کرنی ہے۔ ہم نے اس خوبصورت تعلیم کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کرنی ہے۔ پس قرآن کریم کی تلاوت کے بعد اس کی اس تعلیم پر عمل ہی ہے جو ہمیں اس عظیم اور لاثانی کتاب کو مہجور کی طرح چھوڑنے سے بچائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارہ میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''یاد رکھو، قرآن شریف حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے۔ یہ ان لوگوں کی اپنی غلطی ہے جو قرآن شریف پر عمل نہیں کرتے۔ عمل نہ کرنے والوں میں سے ایک گروہ تو وہ ہے جس کو اس پر اعتقاد ہی نہیں اور وہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام ہی نہیں سمجھتے۔ یہ لوگ تو بہت دور پڑے ہوئے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور نجات کا شفا بخش نسخہ ہے اگر وہ اس پر عمل نہ کریں تو کس قدر تعجب اور افسوس کی بات ہے۔ ان میں سے بہت سے تو ایسے ہیں جنہوں نے ساری عمر میں کبھی اسے پڑھا ہی نہیں۔ پس ایسے آدمی جو خدا تعالیٰ کے کلام سے ایسے غافل اور لاپرواہ ہیں۔ ان کی ایسی مثال ہے کہ ایک شخص کو معلوم ہے کہ فلاں چشمہ نہایت ہی مصفّٰی اور شیریں اور خنک ہے اور اس کا پانی بہت سی امراض کے واسطے اکسیر اور شفاء ہے''۔ (ان کو یہ علم ہو کہ بہت میٹھے پانی والا یہ چشمہ ہے۔ ٹھنڈا اور میٹھا پانی ہے اور اس کا پانی بہت سی بیماریوں کا علاج بھی ہے)۔

اور ''یہ علم اس کو یقینی ہے لیکن باوجود اس علم کے اور باوجود پیاسا ہونے اور بہت سی امراض میں مبتلا ہونے کے وہ اس کے پاس نہیں جاتا۔ تو یہ اس کی کیسی بدقسمتی اور جہالت ہے۔ اسے تو چاہئے تھا کہ وہ اس چشمے پر منہ رکھ دیتا اور سیراب ہو کر اس کے لطف اور شفاء بخش پانی سے حظ اٹھاتا۔ مگر باوجود علم کے اس سے ویسا ہی دور ہے جیسا کہ ایک بے خبر۔ اور اس وقت تک اس سے دُور رہتا ہے جو موت آ کر خاتمہ کر دیتی ہے۔ اس شخص کی حالت بہت ہی عبرت بخش اور نصیحت خیز ہے۔ مسلمانوں کی حالت اس وقت ایسی ہی ہو رہی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ساری ترقیوں اور کامیابیوں کی کلید یہی قرآن شریف ہے جس پر ہم کو عمل کرنا چاہئے۔ مگر نہیں۔ اس کی پرواہ بھی نہیں کی جاتی۔ ایک شخص جو نہایت ہمدردی اور خیرخواہی کے ساتھ اور پھر نری ہمدردی ہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے حکم اور ایماء سے اس طرف بلاوے تو اسے کذّاب اور دجال کہا جاتا ہے''۔ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بارہ میں فرما رہے ہیں کہ جب مَیں درد سے تمہیں یعنی مسلمانوں کو اپنی طرف بلاتا ہوں کہ قرآن کریم پہ عمل کرو تو کذاب، جھوٹا اور دجّال کہا جاتا ہے)۔ فرماتے ہیں کہ ''اس سے بڑھ کر اور کیا قابل رحم حالت اس قوم کی ہوگی''۔ فرمایا کہ ''مسلمانوں کو چاہئے تھا اور اب بھی ان کے لئے یہی ضروری ہے کہ وہ اس چشمہ کو عظیم الشان نعمت سمجھیں اور اس کی قدر کریں۔ اس کی قدر یہی ہے کہ اس پر عمل کریں اور پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح ان کی مصیبتوں اور مشکلات کو دور کر دیتا ہے۔ کاش مسلمان سمجھیں اور سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے یہ ایک نیک راہ پیدا کر دی ہے اور وہ اس پر چل کر فائدہ اٹھائیں''۔ (ملفوظات جلد 4صفحہ140-141۔ مطبوعہ ربوہ)

اس اقتباس میں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کی حالت کا نقشہ کھینچا ہے اور افسوس کا اظہار فرمایا ہے۔ وہاں ہماری ذمہ داری بھی بڑھتی ہے کہ اس خوبصورت تعلیم کو اس قدر اپنی زندگیوں پر لاگو کریں کہ بعض مسلمان گروہوں کے عملوں کی وجہ سے جو غیر مسلموں کو اسلام اور قرآن پر انگلی اٹھانے کی جرأت پیدا ہوتی ہے وہ نہ رہے۔ احمدیوں کے عمل کو دیکھ کر انہیں اپنی سوچیں بدلنی پڑیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے احمدی ہیں جو قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں، لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب بھی ہمارے جلسے ہوں، سیمینار ہوں قرآن کریم کی تعلیم پیش کی جاتی ہے تو برملا ان غیروں کا اظہار ہوتا ہے کہ اسلام کی تعلیم کا یہ رخ تو ہم نے پہلی دفعہ سنا ہے۔ پس جب ہم ان باتوں کو اپنی روزمرّہ زندگیوں کا بھی حصہ بنا لیں گے تو صرف تعلیم سنانے والے نہیں ہوں گے بلکہ عملی نمونے دکھانے والے بھی ہوں گے۔

اس طرح احمدیوں کو اپنے دائرے میں مسلمانوں کو بھی یہ تعلیم پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے کہ تم ہمارے سے اختلاف رکھتے ہو تو رکھو لیکن اسلام کے نام پر اسلام کی کامل تعلیم کو تو بدنام نہ کرو۔ تمہارے لئے راہ نجات اسی میں ہے کہ صرف قرآن کریم کو ماننے کا دعویٰ نہ کرو بلکہ اس کی تعلیم پر غور کرو۔ جس حالت کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نشاندہی فرمائی ہے اور جس طرح مسلمانوں کی مصیبتوں اور مشکلات کا ذکر فرمایا ہے وہ صورت جو ہے وہ آج بھی اسی طرح قائم ہے۔ بلکہ بعض صورتوں میں مسلمانوں کی زیادہ ناگفتہ بہ حالت ہے اور جب تک قرآن کریم کو اپنا لائحہ عمل نہیں بنائیں گے اس مشکل اور مصیبتوں کے دور سے مسلمان نکل نہیں سکتے۔ اسلام کا نام لینے سے اسلام نہیں آ جاتا۔ اسلام کا حسن اس کی خوبصورت تعلیم سے خود بولتا ہے۔ قرآن کریم کی تفسیر کوئی عالم خود نہیں کر سکتا جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو وہ اسلوب نہ سکھائے جائیں اور وہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے اسے ہی سکھائے ہیں جسے یہ لوگ دجّال اور کذّاب اور پتہ نہیں کیا کچھ کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہی ان لوگوں پر رحم فرمائے اور ان کو عقل دے اور ہمیں پہلے سے بڑھ کر قرآن شریف کی تلاوت کا حق ادا کرنے اور اس کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کی عزت قائم کرنے والے ہوں اور اسے ہمیشہ مقدم رکھنے والے ہوں۔ یہ عزت کس طرح قائم ہوگی اور اس کو مقدم کس طرح رکھا جا سکتا ہے، یہ مَیں پہلے بتا چکا ہوں۔ اس بارہ میں خود قرآن کریم نے بھی مختلف جگہوں پر مختلف احکامات کے ساتھ ہماری راہنمائی فرمائی ہے۔

بعض آیات یا آیات کے کچھ حصے مَیں یہاں مختصراً پیش کرتا ہوں۔ کس خوبصورت طریقے سے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے مقام اور اس کی اعلیٰ تعلیم کے بارہ میں راہنمائی فرمائی ہے۔ آج تو شاید یہ مضمون ختم نہ ہو سکے یعنی وہ حصہ جو مَیں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ ختم نہ ہو سکے ورنہ تو قرآن کریم ایک ایسا سمندر ہے کہ انسان اس کو بیان کرنا شروع کرے تو کبھی ختم ہو ہی نہیں سکتا۔ اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق ہر انسان جب اس پہ غور کرتا ہے تو نئے سے نئے نکات آتے چلے جاتے ہیں۔

سب سے پہلے تو یہ ہے کہ قرآن کریم پڑھنے کے آداب کیا ہیں اور قرآن کریم کو پڑھنے سے پہلے کس طرح ذہن کو صاف کرنا چاہئے۔ اس بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (النحل:99)۔ پس جب تو قرآن پڑھے تو دھتکارے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ۔

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ انسان کو تقویٰ کی راہ سے ہٹانے کے لئے شیطان نے ایک کھلا اعلان کیا ہے،

ایک چیلنج دیا ہوا ہے اور قرآن کریم وہ کتاب ہے جس کا ہر ہر لفظ خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والا، تقویٰ پر قائم کرنے والا اور اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والے راستوں کی راہنمائی کرنے والا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم خدا تعالیٰ کے قرب کے معیاروں کو حاصل کرنا چاہتے ہو، اور اس تعلیم کو سمجھنا چاہتے ہو جو قرآن کریم میں بیان کی گئی ہے تو قرآن کریم پڑھنے سے پہلے خالص ہو کر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرو کہ وہ تمہیں شیطان کے وسوسوں اور حملوں سے بچائے اور اس تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق دے جو تم پڑھ رہے ہو۔ کیونکہ یہ ایسا بیش قیمت خزانہ ہے جس تک پہنچنے سے روکنے کے لئے شیطان ہزاروں روکیں کھڑی کرے گا اور اگر شیطان سے بچنے کی دعا نہ کی تو تمہیں پتہ ہی نہیں چلے گا کہ کس وقت شیطان نے کس طرف سے تمہیں اللہ تعالیٰ کے پیغام کو سمجھنے سے روک دیا ہے۔ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے لیکن شیطان کی گرفت میں آنے کی وجہ سے اس کلام کو پڑھنے سے تمہاری راہنمائی نہیں ہو سکے گی۔ پس پہلی بات تو یہ کہ قرآن کریم کو خالص اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آ کر پڑھو ورنہ سمجھ نہیں آئے گی۔ اس لئے ایک جگہ فرمایا کہ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا (بنی اسرائیل:83) کہ ظالموں کو قرآن کریم خسارے میں بڑھاتا ہے حالانکہ مومنوں کے لئے یہی نفع رساں ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ۔ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ۔ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ (المزمل :21) یعنی اور اللہ رات اور دن کو گھٹاتا بڑھاتا رہتا ہے۔ (اس سے پہلے کا حصہ میں چھوڑ رہا ہوں)۔ اور وہ جانتا ہے کہ تم ہرگز اس طریق کو نبھا نہیں سکو گے۔ پس وہ تم پر عفو کے ساتھ جھک گیا ہے۔ پس قرآن میں سے جتنا میسر ہو پڑھ لیا کرو۔ وہ جانتا ہے کہ تم میں سے مریض بھی ہوں گے اور دوسرے بھی جو زمین پر اللہ کا فضل چاہتے ہوئے سفر کرتے ہیں۔ اور پھر اس کے آگے بھی کچھ ہدایات ہیں۔ اس حصے سے پہلے آیت میں تہجد کے نوافل کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس میں قرآن کا حصہ جو بھی یاد ہو پڑھو اور اس کے علاوہ بھی جتنا قرآن کریم تم غور کرنے کے لئے پڑھ سکتے ہو تمہیں پڑھنا چاہئے۔ ایک مومن کا یہی کام ہے۔ تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ سے صرف یہ مطلب ہی نہیں لینا چاہئے کہ جو ہمیں یاد ہے کافی ہے وہی پڑھ لیا اور مزید یاد کرنے کی کوشش نہیں کرنی۔ یا جس تعلیم کا علم ہے وہی کافی ہے اور ہم نے مزید نہیں سیکھنی۔ بلکہ جہاں تک ممکن ہو اس میں بڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے ایک دوسری جگہ فرمایا ہے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتَ (المائدہ:49) کہ نیکیوں میں آگے بڑھو۔ اور جب تک یہ علم ہی نہ ہو کہ نیکیاں کیا ہیں جو قرآن کریم میں بیان کی گئی ہیں، کون کون سے اعمال ہیں جو قرآن کریم میں بیان کئے گئے ہیں تو کس طرح آگے بڑھا جا سکتا ہے۔ پس قرآن کریم کا پڑھنا اور سیکھنا اور اس پر غور کرنا بھی بڑا ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا تھا کہ اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِى الْقُرْآنِ کہ تمام بھلائیاں اور نیکیاں جو ہیں وہ قرآن کریم میں موجود ہیں۔

پس یہاں میسر کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مزید سیکھنا ہی نہیں ہے۔ جو یاد ہو گیا، یاد ہو گیا بلکہ اپنی صلاحیتوں کو اور علم کو بڑھاتے رہنا چاہئے تا کہ زیادہ سے زیادہ اس قرآن کریم سے فیض پایا جا سکے۔ باقی جو حالات ہیں ان کے مطابق یہ ذکر ہے کہ تم بیمار ہو گے، مریض ہو گے، سفر پہ ہو گے تو اس لحاظ سے نمازیں چھوٹی بڑی بھی ہو جاتی ہیں، قرآن (پڑھنے) میں کمی زیادتی بھی ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ قطعاً نہیں ہے کہ قرآن کریم کو جو سیکھ لیا وہ سیکھ لیا اور مزید نہیں سیکھنا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلًا (المزمل:4) یا اس پر کچھ زیادہ کر دے اور قرآن کو خوب نکھار کر پڑھ۔ یعنی تلاوت ایسی ہو کہ ایک ایک لفظ واضح ہو، سمجھ آتا ہو اور خوش الحانی سے پڑھا جائے۔ یہ نہیں کہ جلدی جلدی پڑھ کے گزر گئے، جیسا کہ پہلے بھی ایک دفعہ مَیں بتا چکا ہوں کہ دوسرے مسلمان جو تراویح میں پڑھتے ہیں تو اتنی تیزی سے پڑھتے ہیں کہ سمجھ ہی نہیں آ رہی ہوتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''خوش الحانی سے قرآن شریف پڑھنا بھی عبادت ہے''۔ (الحکم 24/ مارچ 1903ء)

ایک حدیث میں آتا ہے، سعید بن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قرآن کریم کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(سنن ابوداؤد۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب استجاب الترتیل فی القراءۃ)

پھر ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور حکم ہے کہ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَا اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ (البقرة:232) اور اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جو تم پر ہے اور جو اس نے تم پر کتاب اور حکمت میں اتارا ہے۔ وہ اس کے ساتھ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے جو احکامات قرآن کریم میں ہیں یہ سب نعمت ہیں جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے ہیں۔ سورۃ نور کے شروع میں بتا دیا کہ یہ نعمت جو تمہیں دی گئی ہے اس میں احکامات ہیں اس میں غور کرو۔ جب تک پڑھو گے نہیں ان نعمتوں کا علم حاصل نہیں کر سکتے ان کا فہم ہی نہیں ہو سکتا۔ پس قرآن کریم پڑھنا نصیحت حاصل کرنا ہے اور ایک مومن کے لئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے۔ کیونکہ یہی چیز ہے جو انسان کو تقویٰ میں بڑھاتی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ (سورۃ ص:30) یہ کتاب ہے جسے ہم نے تیری طرف نازل کیا، مبارک ہے تا کہ یہ لوگ اس کی آیات پر تدبر کریں اور تا کہ عقل والے نصیحت پکڑ لیں۔ پس قرآن شریف کو ماننے والے اور اس کو پڑھنے والے ہی عقل والے ہیں۔ کیوں عقل والے ہیں؟ اس لئے کہ اس کتاب میں تمام سابقہ انبیاء کی تعلیم کی وہ باتیں بھی آ جاتی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ قائم رکھنا چاہتا تھا، جو صحیح باتیں تھیں اور اس زمانے کے لئے ضروری تھیں۔ اور موجودہ اور آئندہ آنے والی تعلیم یا ان باتوں کا بھی ذکر ہے جو ضرورت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے سمجھا کہ یہ تا قیامت انسان کے لئے ضروری ہیں اور وہ آنحضرت ﷺ پر نازل فرمائیں۔ پس اس اعلان پر جو قرآن کریم نے کیا ہے غور کرو۔ نصیحت پکڑو اور عقل والوں کا یہی کام ہے۔ اس اعلان کا ہم تبھی چرچا کر سکتے ہیں جب اس تعلیم کو ہم خود بھی اپنے اوپر لاگو کرنے والے ہیں۔

پھر تلاوت کے بارہ میں کہ کس طرح سننی چاہئے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (الاعراف:205) اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ قرآن کریم کا یہ احترام ہے جو ہر احمدی کو اپنے اندر پیدا کرنا چاہئے اور اپنی اولاد میں بھی اس کی اہمیت واضح کرنی چاہئے۔ بعض لوگ بے احتیاطی کرتے ہیں۔ تلاوت کے وقت اپنی باتوں میں مشغول ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ بعض گھروں میں ٹی وی لگا ہوتا ہے اور تلاوت آ رہی ہوتی ہے اور گھر والے باتوں میں مشغول ہوتے ہیں۔ خاموشی اختیار کرنی چاہئے۔ یا تو خاموشی سے تلاوت سنیں یا اگر باتیں اتنی ضروری ہیں کہ کرنی چاہئیں، اس کے کئے بغیر گزارا نہیں ہے تو پھر آواز بند کر دیں۔ یہ حکم تو غیروں کے حوالے سے بھی ہے کہ اگر خاموشی سے اس کلام کو سنیں تو انہیں بھی سمجھ آئے کہ یہ کیسا زبردست کلام ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پھر اس وجہ سے ان پر رحم فرماتے ہوئے ان کی ہدایت اور راہنمائی کے سامان بھی مہیا فرما دے گا۔ پس ہمیں خود اس بات کا بہت زیادہ احساس ہونا چاہئے کہ اللہ کے کلام کو خاموشی سے سنیں اور سمجھیں اور زیادہ سے زیادہ اللہ کا رحم حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

پھر ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا۔ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ (ھود:113) پس جیسے تجھے حکم دیا جاتا ہے تو اس پر مضبوطی سے قائم ہو جا اور وہ بھی قائم ہو جائیں جنہوں نے تیرے ساتھ توبہ کی ہے اور حد سے نہ بڑھو یقیناً وہ اس پر جو تم کرتے ہو گہری نظر رکھنے والا ہے۔

یہ سورۃ ھود کی آیت ہے۔ تو یہ حکم صرف آنحضرت ﷺ کے لئے نہیں تھا۔ ویسے تو ہر حکم جو آپؐ پر اترا وہ اُمّت کے لئے ہے۔ آپ کے ماننے والوں کے لئے ہے۔ لیکن یہاں خاص طور پر مومنوں کو اور توبہ کرنے والوں کو بھی شامل کیا گیا ہے کہ تمام احکامات پر مضبوطی سے عمل کرو اور کرواؤ۔ اور ایک بات یاد رکھو کہ صرف عبادات پر ہی انحصار نہ ہو بلکہ اصل چیز جو اس کا مغز ہے اس کو تلاش کرو اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول اور یہ حکم آپ کو دے کر خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے توبہ کی تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کو جانیں اور سمجھیں اور زیادہ سے زیادہ اس کا علم حاصل کریں اور کبھی اس سے تجاوز کرنے کی کوشش نہ کریں۔ تبھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو سکتی ہے۔ اس میں ہماری یہ بھی ذمہ داری ہے کہ اپنے بچوں کی بھی ایسی تربیت کریں کہ وہ خدا تعالیٰ کے اس کلام کو سمجھنے اور غور کرنے اور اپنی زندگیوں پر لاگو کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں۔

اس کی وضاحت کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''مجھے تو سخت افسوس ہوتا ہے جبکہ مَیں دیکھتا ہوں کہ مسلمان ہندوؤں کی طرح بھی احساس موت نہیں کرتے۔ رسول اللہ ﷺ کو دیکھو صرف ایک حکم نے کہ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ نے ہی بوڑھا کر دیا۔ کس قدر احساس موت ہے۔ آپ کی یہ حالت کیوں ہوئی۔ صرف اس لئے کہ تا ہم اس سے سبق لیں''۔ کوئی حکم ہوا تو آنحضرت ﷺ نے کہا کہ مجھے اس آیت نے بوڑھا کر دیا۔ کس لئے تا کہ اُمّت، جو ماننے والے ہیں وہ بھی اس سے سبق لیں۔ ان کی فکر تھی آپ کو۔ فرماتے ہیں کہ ''ورنہ رسول اللہ ﷺ کی پاک اور مقدس زندگی کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہادی کامل اور پھر قیامت تک کے لئے اور اس پر کل دنیا کے لئے مقرر فرمایا۔ مگر آپ کی زندگی کے کُل واقعات ایک عملی تعلیمات کا مجموعہ ہیں۔ جس طرح پر قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی قولی کتاب ہے اور قانون قدرت اس کی فعلی کتاب ہے اسی طرح پر رسول اللہ ﷺ کی زندگی بھی ایک فعلی کتاب ہے جو گویا قرآن کریم کی شرح اور تفسیر ہے۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام (سورۃ ھود زیر آیت 113) جلد دوم صفحہ 704)

اس کی مزید وضاحت بھی آپ نے فرمائی ہے۔ فرماتے ہیں کہ:

''رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے پوچھنے پر فرمایا کہ مجھے سورۃ ھود نے بوڑھا کر دیا کیونکہ اس حکم کے رو سے بڑی بھاری ذمہ داری میرے سپرد ہوئی ہے۔ اپنے آپ کو سیدھا کرنا اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی پوری فرمانبرداری جہاں تک انسان کی اپنی ذات سے تعلق رکھتی ہے ممکن ہے کہ وہ اس کو پورا کرے۔ لیکن دوسروں کو ویسا ہی بنانا آسان نہیں ہے۔ اس سے ہمارے نبی کریم ﷺ کی بلند شان اور قوت قدسی کا پتہ لگتا ہے۔ چنانچہ آپ نے اس حکم کی کیسی تعمیل کی۔ صحابہ کرام کی وہ پاک جماعت تیار کی کہ ان کو كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (سورۃ آل عمران آیت نمبر111) کہا گیا اور رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (المائدہ :120) کی آواز ان کو آ

گئی۔ آپ کی زندگی میں کوئی بھی منافق مدینہ طیّبہ میں نہ رہا۔ غرض ایسی کامیابی آپ کو ہوئی کہ اس کی نظیر کسی دوسرے نبی کے واقعات زندگی میں نہیں ملتی۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی غرض یہ تھی کہ قیل وقال ہی تک بات نہ رکھنی چاہئے‘‘۔ (صرف زبانی جمع خرچ نہ ہو) ’’کیونکہ اگر نرے قیل وقال اور ریاکاری تک ہی بات ہو تو دوسرے لوگوں اور ہم میں پھر امتیاز کیا ہوگا اور دوسروں پر کیا شرف؟‘‘۔

(الحکم۔ جلد 5 نمبر 29۔ مورخہ 10/اگست 1901ء صفحہ 1۔ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ (سورۃ ہود زیر آیت 113) جلد دوم صفحہ 704-705)

پس آج یہ سبق ہمارے لئے بھی ہے کہ قیل وقال تک بات نہ رہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو سمجھ کر اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی کوشش کی جائے کیونکہ یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ جیسا کہ ایک جگہ فرمایا کہ وَھٰذَا کِتَابٌ اَنْزَلْنٰہُ مُبَارَکٌ فَاتَّبِعُوْہُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ (الانعام:156) اور یہ مبارک کتاب ہے جسے ہم نے اتارا ہے۔ پس اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم رحم کئے جاؤ۔

پھر ایک اور بات جو معاشرے کے لئے، امن کے لئے ضروری ہے اس کا مَیں یہاں ذکر کر دوں۔ پہلے ہی ذکر آنا چاہئے تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاِذَا جَآءَکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ کَتَبَ رَبُّکُمْ عَلٰی نَفْسِہِ الرَّحْمَۃَ اَنَّہٗ مَنْ عَمِلَ مِنْکُمْ سُوْٓءً بِجَھَالَۃٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِہٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّہٗ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (الانعام:55) اور جب تیرے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے کہا کر۔ تم پر سلام ہو۔ تمہارے لئے تمہارے ربّ نے اپنے اوپر رحمت فرض کر دی ہے۔ یعنی یہ کہ تم میں سے جو کوئی جہالت سے بدی کا ارتکاب کرے پھر اس کے بعد توبہ کر لے اور اصلاح کر لے تو یاد رکھے کہ وہ (یعنی اللہ) یقیناً بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

پس یہ خوبصورت تعلیم ہے جو معاشرے کا حسن بڑھاتی ہے۔ جب سلامتی کے پیغام ایک دوسرے کو بھیج رہے ہوں گے تو آپس کی رنجشیں اور شکوے اور دُوریاں خود بخود ختم ہو جائیں گی اور ہو جانی چاہئیں۔ بھائی بھائی جو آپس میں لڑے ہوئے ہیں۔ ناراضگیاں ہیں۔ ان میں صلح قائم ہو جائے گی۔ ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ ہم احمدی ہیں اور قرآن کریم پر ہمارا پورا ایمان ہے اور اس کی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو پھر قرآن تو کہتا ہے کہ سلامتی بھیجو۔ ایک دوسرے پر سلامتی بھیجو۔ اور یہاں بعض جگہ پر ناراضگیوں کا اظہار ہو رہا ہوتا ہے۔

پس غور کرنا چاہئے اور اپنی چھوٹی چھوٹی باتوں پر جو قرآن کریم کی اعلیٰ تعلیم اور احکامات ہیں ان کو قربان نہیں کرنا چاہئے۔ پس ہر احمدی کو قرآن کریم کو پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ ایسی عظیم کتاب ہے کہ کوئی پہلو ایسا نہیں جس کا اس نے احاطہ نہ کیا ہو۔ پس معاشرے کے امن کے لئے بھی، اپنی روحانی ترقی کے لئے بھی، خدا کا قرب پانے کے لئے بھی انتہائی ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم کے احکامات تلاش کر کے ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جب ہم باقاعدہ تلاوت کرنے والے اور اس پر غور کرنے والے ہوں گے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ تمام باتیں تو بیان نہیں ہو سکتیں۔ کچھ مَیں نے کی ہیں۔ باقی آئندہ انشاء اللہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’قرآن شریف پر تدبر کرو۔ اس میں سب کچھ ہے۔ نیکیوں اور بدیوں کی تفصیل ہے اور آئندہ زمانے کی خبریں ہیں وغیرہ۔ بخوبی سمجھ لو کہ یہ وہ مذہب پیش کرتا ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کے برکات اور ثمرات تازہ بتازہ ملتے ہیں۔ انجیل میں مذہب کو کامل طور پر بیان نہیں کیا گیا۔ اُس کی تعلیم اُس زمانے کے حسب حال ہو تو ہو لیکن وہ ہمیشہ اور حالت کے موافق ہرگز نہیں۔ یہ فخر قرآن مجید ہی کو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر مرض کا علاج بتایا ہے اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے اور جو بدی ظاہر کی ہے اس کے دُور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے۔ اس لئے قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو‘‘۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 102۔ جدید ایڈیشن)

اللہ ہمیں اس کے پڑھنے، سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم خود بھی اس ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں اور اپنی نسلوں کو بھی قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم کی طرف توجہ دلائیں اور ان کے دلوں میں قرآن کریم کی محبت پیدا کرنے والے ہوں۔

☆......☆☆☆......☆

☆......☆☆☆☆......☆

ضرورت مشین مین و سپروائیزر
برائے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان صدر انجمن احمدیہ کیلئے ایک مشین مین اور ایک سپروائیزر کی ضرورت ہے۔ لہٰذا خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے تجربہ کار احمدی نوجوانوں سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ درج ذیل کوائف کے پیش نظر درخواست دیں:۔ نام مع ولدیت...... عمر...... پورا ایڈریس مع فون نمبر............

تجربہ :............ ☆ Fault Finding کا ماہر ہونا چاہئے ☆ اور اسے ٹھیک کرنے کی مہارت بھی ہو۔ ☆ اُمیدوار مشینوں کی صفائی Regular maintenance اور عملہ سے کام لینے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ ☆ اپنی تعلیم و تجربہ کی سند شامل کر کے درخواستیں مقامی امیر رصدر صاحب جماعت احمدیہ کی تصدیق و سفارش کے ساتھ بذریعہ رجسٹری ڈاک ارسال کریں ہیلتھ سرٹیفکیٹ بھی ساتھ لگائیں تاہم یہاں نور ہسپتال قادیان سے بھی ہیلتھ کے بارہ میں رپورٹ لی جائے گی۔ ☆ اُمیدواران کی قابلیت کے پیش نظر تنخواہ فکس کی جائے گی ☆ رہائش کیلئے اپنا انتظام کرنا ہوگا۔ کرایہ پر مکان دستیاب ہو سکتا ہے۔ ☆ ہائیڈل برگ بلیک اینڈ وائیٹ مشین اور دیگر Machine پر کام کرنے و کروانے کی پوری جانکاری ہونی چاہئے۔ ☆ اپنی درخواست کے ساتھ فوٹو بھی ارسال فرمائیں۔ ☆ درخواست کے جائزہ کے بعد انٹرویو کیلئے بلوانے پر ہی قادیان تشریف لائیں۔

نوٹ: درخواستیں ڈاک سے ہی بھجوائیں۔

Postal Address:
Sadr Fazle Umar Printing Press
Mohalla Ahmadiyya, Qadian-143516, Distt. Gurdaspur, Punjab
Ph. 09417680592, Fax: 01872-220436

(صدر فضل عمر پرنٹنگ پریس کمیٹی قادیان۔ بھارت)

سیکرٹریان اصلاح وارشاد توجہ فرمائیں

بھارت کی تمام جماعتوں کے سیکرٹریان اصلاح وارشاد مہینہ میں کم از کم ایک بار اصلاحی کمیٹی کا اجلاس بلا کر اس کی رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔ اس اجلاس میں:۔ (۱) نماز باجماعت اور نماز جمعہ (۲) خطبہ جمعہ حضور انور (۳) ماہانہ تربیتی اجلاس ماہانہ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم (۴) آپسی تنازعات اور ان کا فوری حل (۵) بے روزگار نوجوانوں کی تفصیل اور ان کے متعلق غور (۶) بے شرح افراد کو توجہ دلانا (۷) ہر تین ماہ بعد جلسہ یوم والدین منعقد کرنا (۸) ہر ماہ کارکردگی کی رپورٹ صدر جماعت کے توسط سے مرکز میں بھجوانا شامل ہے۔ نمائندہ اصلاحی کمیٹی کے ممبران درج ذیل ہیں:۔ (۱) سیکرٹری اصلاح وارشاد، صدر (۲) زعیم مجلس انصار اللہ ممبر (۳) قائد مجلس خدام الاحمدیہ ممبر۔ (۴) مقامی مبلغ رمعلم ممبر (۵) صدر لجنہ ممبر (صرف خواتین کے معاملہ میں شامل ہوں گی) (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

بسم اللہِ الرحمن الرحیم
وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)
BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN
M/S ALLADIN BUILDERS
Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman
Contact : Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396
Email: khalid@alladinbuilders.com
Please visit us at : www.alladinbuilders.com

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747

مضامین، رپورٹیں اور اخبار بدر سے متعلق اپنی قیمتی آراء اس ای میل پر بھجوائیں
badrqadian@rediffmail.com

تاریخ کے آئینہ میں:

جلسہ سالانہ قادیان 1909ء کی روئداد

حبیب الرحمٰن زیروی، ربوہ (پاکستان)

جلسہ سالانہ ۱۹۰۹ء حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارک میں ۲۵، ۲۶، ۲۷ مارچ ۱۹۱۰ء کو منعقد ہوا تھا جس کی مختصر روئیداد اخبار الحکم اور البدر میں شائع ہوئی تھی۔ اُسے قارئین بدر کے استفادہ کیلئے مکرم حبیب الرحمٰن صاحب زیروی ربوہ کے شکریہ کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

قادیان آنے کی غرض یہ ہرگز نہیں ہے کہ ہم ہزاروں آدمیوں کا اجتماع دنیا کو دکھائیں۔ اس میں شک نہیں کہ قادیان کو اللہ تعالیٰ نے اس غرض کے لئے منتخب کیا ہے کہ یہاں لوگوں کا اجتماع ہو اور جس پاک وجود کی بعثت نے اسے یہ عزت دی ہے۔ اس سے وعدہ ہو چکا ہے۔ یاتون من کل فجٍ عمیق لیکن ان آنے والے لوگوں کی غرض اور مقصود سفلی اغراض نہیں ہو سکتیں اور نہ اس ضرورت کے لئے یہ جگہ منتخب کی گئی تھی بلکہ اس جگہ ایک معلم پیدا کیا گیا جو اسلام کا مجدد اعظم ہے۔ اس امت محمدیہ کے گمراہ شدہ لوگوں کے لئے وہ مہدی تھا اور روحانی بیماریوں کا مسیحا۔ اس نے اس جلسہ کی غرض بجائے خود جو کچھ بھی مقرر کی تھی۔ اسے ایک سے زیادہ مرتبہ دہرایا گیا ہے لیکن وہ پھر بھی ایسی ہی ہے کہ اسے دوہراتے رہیں۔

اس جلسہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس غرض کے لئے جاری کیا تھا۔ وہ آپ ہی کے الفاظ میں حسب ذیل ہے۔

”تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجاوے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جاوے۔ جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے۔ تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہو جائے۔ سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہئے اور دعا کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو۔ کبھی کبھی ضرور ملنا چاہئے کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا، ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کی طور پر ہوگی اور چونکہ ہر یک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کسی مقدرت یا بُعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں۔ لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جاویں۔ جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔ سو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ ۲۷؍دسمبر سے ۲۹ دسمبر تک قرار پائے یعنی آج کے دن کے بعد جو تیس دسمبر ۱۸۹۱ء ہے۔ آئندہ اگر ہماری زندگی میں ۲۷؍دسمبر کی تاریخ آجاوے تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض لِلّٰہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الرّاحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے، وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا۔ اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہِ حضرت عزت جلّشانہ کوشش کی جائے گی اور روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔

لیکن جبکہ پہلے ہی جلسہ کے بعد حضرت امیر المومنین سیدنا نورالدین خلیفۃ المسیح (اللہ تعالیٰ آپ کے فیوض سے تا دیر ہم کو اور اہل عالم کو متمتع کرے۔ آمین) نے جو اُن ایام میں ہم سب کے بھائی تھے۔ بعض نقص دیکھے اور حضرت کی خدمت میں عرض کیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جلسہ کے التوا کا اعلان دینا پڑا۔

اس اعلان التواء سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فی الحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے مامور تھے۔ کیونکہ اگر وہ اس اجتماع کو اپنی کسی غرض اور مقصد کے نیچے کرتے تو اس کے التوا کا اعلان نہ دیتے۔ دوسرے ہمارے موجودہ امام حضرت امیر المومنین کی ایمانی فراست اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپ سے جو محبت تھی۔ اس کا اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کی رائے کو کیسا صائب اور درست سمجھتے تھے۔

بہرحال وہ التوا بھی اصلاح قوم کے لئے تازیانہ اور اغراض اجتماع کو عملی رنگ میں پورا کرنے کا ذریعہ تھا۔ پھر وہ جلسہ ہونے لگا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی اور آپ کے وصال کے بعد دسمبر کی آخری تاریخوں میں ہی ہوتا آیا مگر اس سال بعض وقتی ضرورتوں کے ماتحت اس کی تاریخوں میں تبدیلی کرنی پڑی۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ آئندہ مستقل طور پر یہی تاریخیں رہیں یا دسمبر ہی کے آخری ایام مقرر ہوں۔ اس خیال سے کہ وہ حضرت کی گونہ یادگار ہیں۔ جن اغراض کے ماتحت یہ تاریخیں تبدیل ہوئی تھیں۔ ان میں سے ریلوے کے کرایہ کی رعایت بھی تھی۔ جو اس سال بہت ہی کم گویا نہ ہونے کے برابر ملی ہے اور اگر یہی طرز عمل رہا تو آئندہ مجھے امید نہیں کہ مل سکے بہرحال جلسہ اب قریب ہے۔

جن اسباب کی بناء پر التوا ہوا تھا۔ اس لئے سب سے اول اس بات کا خیال ہونا چاہئے۔ کیونکہ اس وقت تو بجائے خود وہ باوجود وجود اپنی پاک ذمہ داری رکھتا ہے۔ جس نے اس وقت اس وقت کو محسوس کیا تھا اور اس کے محبوب مولا اور آقا نے اس کی مشاورت کو قابل قدر سمجھا تھا۔ پس اُس اسوہ اور اصول کو مدنظر رکھ کر آپ قادیان کا سفر کریں۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں قادیان کے رہنے والوں کو مہاجر ہونے کی عزت دی ان کی غلطیوں اور کمزوریوں پر نگاہ نہ کریں گے اور انہیں کو چہ محبوب کے ساکنین سمجھ کر اور اپنے آقا کا روحانی مقصد یقین کر کے ایسی فروگزاشتوں کی پرواہ بھی نہ کریں گے اور اس امر کو بخوبی یاد رکھیں گے کہ ایسا کرنے سے آپ کے اخلاق کا معیار بہت اونچا ہو جائے گا اور اگر اس کی پرواہ نہ کی گئی تو خدا نہ کرے پھر ہم اصل مقصد کو کھوئیں گے۔ اس کے بعد جس امر کی طرف میں آپ کو متوجہ کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ اگر ہم یہاں جمع ہوں اور کچھ وقت حضرت امیر المومنین ...... کی باتیں سنیں اور کچھ بزرگانِ قوم کی تقریروں سے فائدہ اٹھائیں اور پھر عام طور پر میلے کی طرح اِدھر اُدھر پھر کر وقت پورا کر لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وقت کے اس حصہ کو ضائع کرنا ہوگا۔ ہمارا کام دو حصوں میں تقسیم ہو چکا ہے۔ ایک شخصی مفاد یعنی ذاتی اصلاح دوسرے قومی مفاد یعنی ان امور پر توجہ کرنا جو قوم کی بہتری اور بھلائی سے وابستہ ہیں۔ امر اول کے لئے حضرت امیر المومنین کی پاک صحبت اس کی تعلیم اور بالآخر اس کی دعائیں ہیں۔ سب سے زیادہ موقعہ اس کی دعاؤں کے فیض سے فائدہ اٹھا لے گا۔ یہی جلسہ ہوتا ہے۔

اس لئے کہ ان ایام میں خصوصیت کے ساتھ وہ اپنی قوم کی ہر قسم کی بہتری اور بھلائی کے لئے دردمند دل سے ہاں روح کے پورے جوش اور سرگرمی سے آستانہ الوہیت پر اپنے خدام کے لئے گرنا اور ان کی اصلاح کے لئے چیختا ہے۔ پھر وہ اپنے نمونہ سے ایک اثر ڈالتا اور بالآخر اپنے پاک کلمات اور مواعظ سے قلوب کو متحرک کرنا ہے۔ دعاؤں سے فائدہ اٹھانے کے لئے اس کے ساتھ تعلقات کا قوی ہونا ضروری ہے کیونکہ وہ ایک بڑے پمپ کی طرح ہے۔ جس میں چشمہ فیض سے پانی آتا ہے اور ہم سب نالیوں کی طرح ہیں۔ جس قدر کوئی نالی صفائی کے ساتھ اس سے وابستہ ہے۔ اسی قدر وہ اس فیض کو حاصل کرے گی۔ پس بہت وقت ہاں جس قدر میسر آسکے۔ اس کے ساتھ گزارنے کا موقع حاصل کرنا چاہئے۔

شخصی اور ذاتی مفاد کے بعد ہمیں قومی کاموں کی طرف توجہ کرنا ہے۔ ان میں سب سے اوّل اور نہایت ضروری لنگر خانہ ہے۔ اس وقت لنگر خانہ مقروض ہے اور یہ اشاعت دین اور تبلیغ حق کا جتنا بڑا ذریعہ ہے۔ وہ اس سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زندگی بھر اس کا انتظام اپنے ہاتھ میں رکھا۔ حضرت کا خود اس کے انتظام کے لئے اپنا وقت دینا بتا رہا ہے کہ وہ اسے کس قدر ضروری سمجھتے تھے۔ پھر لنگر خانہ میں صرف کھانے پینے ہی کا سوال نہیں۔ اس کے لئے ضرورت ہے۔ مہمان خانوں کی اور مہمانخانوں کے سلسلے میں بہت بڑی کمی جو آج تک چلی جاتی ہے اور جس کی طرف میں بارہا توجہ بھی دلا چکا ہوں مگر شاید صدائے بینوائے سمجھ کر اس پر غور نہیں ہوتا وہ زنانہ مسافروں کے لئے کسی انتظام کا نہ ہونا ہے۔ اگرچہ حضرت کے مکانات سے فائدہ اٹھایا جاتا رہا ہے مگر ان مکانات میں بھی اب گنجائش نہیں رہی۔ حضرت امیر المومنین کے مکانات مہاجرین کے بہت بڑے حصے اور مریضوں کے لئے مامن ہیں۔ بعض لوگ جو اپنے اہل وعیال کو لے کر آتے ہیں اور اکثر چاہتے ہیں کہ بیوی بچوں کو لے کر آئیں تو استفسار پر یا تو انہیں کہا جاتا ہے کہ مکان نہیں اور یا اگر وہ لاتے ہیں تو بسا اوقات سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے زنانہ مہمان خانوں کو بہت ضروری سمجھتا ہوں۔ کم از کم دس کوارٹر ایسے ہونے چاہئیں جن میں ایک وقت دس کنبہ تو ٹھہر سکیں۔

طاعون سے حفاظت کے لئے دعا

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے بسخت تاکید فرمایا کہ طاعون سے بچنے کے واسطے صبح وشام کم از کم تین تین بار مفصلہ ذیل دعا پڑھنی چاہئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَاتِ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ۔

ترجمہ:۔ ساتھ نام اللہ کے جس کے نام کے ساتھ نہیں ضرر دیتی کوئی شے زمین اور آسمانوں میں اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ساتھ ان تمام چیزوں کے شر سے جو پیدا کیں۔ (الحکم ۱۴ مارچ ۱۹۱۰ء ص ۲ تا ۶)

جلسہ کا التوا اور اخراجات جلسہ کے لئے امداد کی تحریک

ہمارا سالانہ اجلاس جو دسمبر ۱۹۰۹ء کے آخری ہفتہ کی بجائے ایسٹر کی تعطیلات پر ملتوی ہوا تھا۔ بالکل قریب آگیا ہے۔ اخراجات جلسہ کا کل یکصد چھیاسٹھ روپیہ یکم فروری ۱۹۱۰ء کو انجمن کے ہاتھ میں تھا اور اسی

تاریخ کو لنگر خانہ آٹھ سوا کانوے روپیہ سات آنہ نو پائی کا مقروض تھا۔

اخراجات جلسہ کے لئے تین ہزار روپیہ کی ضرورت بتائی گئی تھی اور یہ رقم دسمبر کے آخری ہفتہ سے پہلے خزانہ انجمن میں آجانی ضروری تھی لیکن اخیر جنوری تک ایک ہزار روپیہ بھی وصول نہ ہونا کیا ظاہر کرتا ہے۔ اگرچہ ہم جانتے ہیں کہ دوسری ضرورتوں میں ایک کثیر رقوم قوم دے چکی ہے اور دے رہی ہے مگر اس کے یہ معنے نہیں ہوسکتے کہ ایک سخت ضرورت کو بھی پیچھے ڈال دیا جائے۔ ہمیں یہ بھی علم ہے کہ بعض انجمنیں عین جلسہ پر اخراجات کے موقع پر چندہ ارسال کرتی ہیں لیکن یہاں ضروریات سے پہلے روپیہ کی ضرورتیں ہوتی ہیں۔ اس لئے اخراجات جلسہ کی مد کا روپیہ بہت جلد آجانا چاہئے اور ۱۵/مارچ ۱۹۱۰ء تک اس فنڈ میں اتنا روپیہ موجود ہوجانا چاہئے کہ جو کسی قسم کی دقت پیش نہ آئے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک پُرجوش اور مخلص بھائی شیخ ہاشم علی صاحب انجمن احمدیہ سنور کی طرف سے تین دن کیلئے نمک مرچ اور مصالحہ کے اخراجات لئے تھے اور وہ بڑی خوشی سے اس خرچ کو ادا کریں گے۔ اس لئے ان کا اخلاص اور بذل مال ان کی ہمت اور استطاعت کے مقابلہ میں قابل رشک ہے۔ پس جلسہ کے ناظم صاحب کی طرف سے انہیں اطلاع دینی چاہئے کہ وہ اس غرض کے لئے جس قدر رقم کی ضرورت ہو تو بھیج دیں جلسہ کے اخراجات لکڑی کے لئے میرے مکرم بھائی سید محمود سیف صاحب انبالہ نے ذمہ لیا تھا۔ اس لئے میں انہیں الحکم ہی کے ذریعہ یاددہانی کراتا ہوں کہ وہ تین دن کے لئے کم ازکم دو ہزار آدمیوں کے لئے ایک وقت کا اندازہ کرکے لکڑی کی قیمت فوراً بھیج دیں اور یا اگر ان کے لئے بسہولت ممکن ہو تو وہ لکڑی بھجوادیں۔

بحمدللہ ان دو ضرورتوں کی طرف سے تو پورا اطمینان ہے۔ اس کے بعد جن چیزوں کی ضرورت ہے۔ میں اس کے لئے احباب کو متوجہ کرتا ہوں۔

اوّل۔ عام انتظام مہمانداری کے لئے ہر چند یہاں کے مخلص خادم مقدور بھر سعی کرتے ہیں مگر پھر بھی بعض نقائص کا پیدا ہونا یقینی ہے۔ اس لئے جو امر اس انتظام سے متعلق ہے اور جس کی طرف میں اپنے تجربہ کی بناء پر گذشتہ سالوں سے متوجہ کرتا آیا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ ہر ایک انجمن اپنے ہاں سے چند آدمی اپنی جماعت کی تعداد کے لحاظ سے خاص طور پر متعین کرے۔ جو اس جماعت کے قادیان پہنچنے سے دو دن پہلے پہنچ جاویں اور سیکرٹری صاحب ۱۵/مارچ ۱۹۱۰ء تک دفتر سیکرٹری میں اطلاع دیں کہ ان کی جماعت کے کس قدر آدمیوں کا قادیان جلسہ پر آنے کی توقع ہے اور وہ کس کس آدمی کو انتظامی امور میں مدد دینے کو بھیجیں گے۔ جب تک اس طریق پر عمل نہیں کیا جاوے گا تکالیف رہیں گی۔ پس کام کرنے والے آدمی پہلے سے یہاں پہنچنے ضروری ہیں۔

دوم۔ اگر بعض احباب یا جماعتیں کوئی اجناس اخراجات جلسہ کے لئے بھیجنا چاہیں تو وہ بھی ۱۵/مارچ ۱۹۱۰ء سے پہلے بھیج دیں۔

سوم۔ ایام جلسہ کے لئے گوشت کے بہترین انتظام کے لئے اگر ہمارے لئے مکرم سید محمد یوسف صاحب یا مکرم سیٹھ احمدالدین صاحب کوئی خاص انتظام کردیں تو بہت ہی مناسب ہوگا۔ یہ تو عام ضروریات کے متعلق جن امور کی یاددہانی کی حاجت تھی میں کرچکا۔

ایسا ہی میں یہ بھی یاد دلانا چاہتا ہوں کہ چندوں کے متعلق اگر سیکرٹری صاحبان انجمن ہائے احمدیہ پہلے ہی سے فہرستیں طیار کرکے اور رقوم جمع کرکے لیتے آئیں گے تو کارکنوں کے بہت سے وقت کی بچت ہوسکتی ہے جو لاکھوں کروڑوں روپیہ کے مقابلہ میں بھی قیمتی ہے۔

بار بار چندوں کے لئے اپیلیں کرنے کی ضرورت نہیں۔ انجمنوں کے پاس اس سال ۱۹۱۰ء کا بجٹ چلا گیا ہے اور وہ سال رواں کی ضروریات سے آگاہ ہیں۔ سب سے زیادہ ضروری امر بورڈنگ ہاؤس اور مدرسہ کی تعمیر کا سوال ہے۔ گورنمنٹ نے دس ہزار منظور کیا ہے اور یہ ضروری امر ہے کہ ایک معقول رقم ہم خود اس کام کے لئے جمع کریں۔

ممالک غیر میں وفود بھیجنے کا سوال بھی ہمارے سامنے ہے اور شاید اس سوال کو کانفرنس میں پیش کیا جائے۔ الحکم اس کے متعلق اپنی رائے پہلے ظاہر کرچکا ہے کہ اشاعت اسلام کا کام جس قدر وسیع پیمانہ پر ہو عین مقصد سلسلہ کا ہے مگر اس کام کے لئے سب سے پہلا سوال روپیہ کا ہے۔ صدر انجمن کا میگزین بھی میری اس رائے سے متفق ہے اور سیکرٹری صاحب نے اعلان کردیا ہے کہ جب تک بیس پچیس ہزار روپیہ جمع نہ ہوجاوے۔ یہ کام جاری نہیں ہوسکتا۔ اس لئے میں احباب کو الحکم کی تحریک پر پچیس روپیہ فنڈ کی طرف متوجہ کرتا ہوں کہ اس فنڈ میں اگر ایک ہزار آدمی بھی سردست حصہ لے لیں تو یہ فنڈ ولایتی وفد کا متکفل انشاء اللہ ہوسکے گا۔

قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کا سوال بھی ضروری ہے اور یہ کام شروع بھی ہے۔ اس لئے اس فنڈ کی بھی بہت ضرورت ہے۔ مدرسہ احمدیہ کے لئے بھی خاص توجہ درکار ہے اور ان سب سے بڑھ کر لنگر خانہ کی ضرورتوں پر توجہ کرنا پہلا فرض ہے۔ لنگر خانہ کے لئے جدید مکانات کی ضرورت ہے۔ مہمان خانوں کی وسعت کی ضرورت ہے۔

لنگر خانہ کی اہمیت اس سے ظاہر ہے کہ حضرت نے اپنی زندگی میں اس کام کو اپنے ہاتھ میں رکھا اور حضرت امیرالمومنین کو بھی خصوصاً توجہ ہے۔ اشاعت سلسلہ اور ہدایت کا جو کام لنگر خانہ کے ذریعہ ہورہا ہے۔ وہ نہایت قیمتی اور قابل قدر ہے۔ اس لئے اس کی ضروریات کو بہت سی ضرورتوں پر مقدم کرنا چاہئے اور تعجب ہے کہ یہی مد مقروض ہے۔ پس اس مد کا ایسا انتظام کرنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ وہ قرض کی حالت سے نجات پائے اور اس کی موجودہ ضرورتیں رفع ہوجائیں۔ لنگر خانہ اور مہمان خانہ کے لئے جس عمارت کی ضرورت ہے۔ اس کی تکمیل اسی سال میں ہونی چاہئے۔ یہ سلسلہ کی عام ضروریات ہیں۔ جو ہمارے آنے والے بھائیوں کے زیرِ نظر رہیں۔ پھر میں آپ کی توجہ سلسلہ کے صیغہ اشاعت کی طرف منعطف کراتا ہوں۔ قومی اخبارات کی مالی حالت کی اصلاح کی طرف توجہ کرنا ازبس ضروری ہے۔

بہرحال جلسہ پر احباب کو کثرت سے شامل ہونا چاہئے۔ اس لئے کہ ایسے موقعہ پر کثرت سے دعاؤں میں شمولیت کا موقعہ ملتا ہے کیا عجب کہ ہمارے جیسے خطاکاروں کو بھی مولیٰ کریم بخش دے۔ کیونکہ بقول سعدی علیہ الرحمۃ ع بدان رابہ نیکان بخشد کریم

(الحکم ۲۸/فروری ۱۹۱۰ء ص ۳، ۴)

سالانہ جلسہ کی مختصر روداد

''امسال سالانہ جلسہ جیسا کہ ناظرین کو معلوم ہے کہ بعض وجوہات کی بناء پر بجائے۔ ایام تعطیلات کرسمس تعطیلات ایسٹر پر ملتوی کردیا گیا تھا۔ کرسمس کی تعطیلات میں بھی لاہور میں مسیحی لیکچروں کے جواب میں اسلامی لیکچروں کا سلسلہ ہوا تھا اور سلسلہ کے باہمت نوجوانوں کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد کے ماتحت یکم جنوری ۱۹۱۰ء تک متواتر سلسلہ جاری رہا۔ بہرحال سالانہ جلسہ ایسٹر کی تعطیلات پر ملتوی ہوا اور معمول کے موافق پہلا کام کرایہ ریلوے میں رعایت کی درخواست تھی۔ افسران ریلوے نے گو رعایت کا دینا منظور کیا مگر یہ رعایت اس مرتبہ بجائے نصف کے کم تھی یعنی ڈیوڑھا کرایہ دے کر دونوں طرف کا سفر ہوسکتا تھا اور اس میں بھی سو میل کی شرط تھی اور اس طرح پر کرایہ ریلوے میں باوجود یہ کہ بہت ہی کم رعایت کی گئی۔ تاہم ہم اس احسان کے لئے بھی افسران ریلوے کے شکرگزار ہیں۔

بعض سٹیشنوں پر ہمارے مہمانوں اور دوستوں کو بعض مشکلات بھی پیش آئیں۔ خصوصاً ریلوے سٹیشن کھیوڑہ کی شکایتیں کثرت سے مجھے ملی ہیں۔ اس کے متعلق الگ میں افسران ریلوے کو توجہ دلاؤں گا۔ سردست مجھے یہ ظاہر کرنا ہے کہ اس کمی رعایت کا کوئی نمایاں اثر ہمارے احباب اور دوستوں پر اس حیثیت سے نہیں پڑا کہ وہ کم آویں۔ اگرچہ موسم کے لحاظ سے جبکہ بعض مقامات پر طاعون پھوٹ نکلا ہے اور خاص قادیان میں بھی بعض وارداتیں ہوچکی تھیں۔ ممکن تھا کہ اس جلسہ پر آنے والوں کی تعداد میں کمی رہتی مگر خدا کا شکر ہے کہ ان باتوں کا اثر مجمع پر نہیں پڑا اور جبکہ سال گذشتہ کے جلسہ پر کثرت سے شامل ہونے والے احباب کی وجہ ہمارے مخالفوں نے صرف یہ قرار دی تھی یہ اجتماع آخری مرتبہ ہوا ہے۔ اب انہیں یہ دیکھ کر شرمندہ ہونا پڑے گا کہ اس قوم کو جذب کرنے والی قوت اور طاقت ایسی ہے کہ اس پر کسی اور قوت کا اثر نہیں پڑسکتا اور محض اخلاص ہے جو انہیں کھینچے لئے آتا ہے اور خدا کی رضاجوئی ہے جو زبردست کشش ہے۔ قادیان جیسے گاؤں میں ہزاروں انسانوں کا مجمع ایسے وقت میں عجیب حیرت انگیز امر ہے اور مجھے ہمیشہ اس نے یاتون من کل فجّ عمیق کی پیشگوئی کو یاد دلایا ہے۔ قادیان میں طاعون کی بعض وارداتوں کا شروع مارچ میں ہوجانا خوف دلاتا تھا کہ کہیں جلسہ کو ملتوی نہ کرنا پڑے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور جب واقعات پیش کئے گئے تو آپ نے دعا کا وعدہ فرمایا اور بعد دو روز دعا کرکے جلسہ کے التوا یا عدم التوا کے متعلق فیصلہ کرنے کا حکم دیا اور بالآخر آپ نے جلسہ کا ہوجانا ہی ضروری سمجھا مگر یہ پسند کیا کہ مہمان باہر خیموں میں اتریں اور رات کو لازماً وہاں رہیں ہاں جلسہ شہر میں ہو۔

شہر میں ہمارے لئے جلسہ کا انتظام بہت آسان ہوتا تھا۔ کیونکہ مدرسہ اور بورڈنگ کے مکانات مہمانوں کی فرودگاہ کے لئے موجود ہوتے اور کچھ مکانات کا انتظام کرلیا جاتا لیکن اس حکم کے ماتحت فرودگاہ کا انتظام باہر کیا گیا اور اس قدر عجلت میں جس خوبی سے انتظام کیا گیا۔ وہ نہایت اطمینان بخش ہے۔ یہ فرودگاہ مدرسہ کی نئی زمین میں بنایا گیا۔ جہاں بیسیوں خیمے اور چھولداریاں اور عارضی ٹن شیڈ بنائے گئے تھے۔

احمدی کیمپ کا نظارہ نہایت موثر اور دلکش تھا۔ ہزاروں انسان جن میں اکثر بڑے بڑے معزز اور عہدہ دار تھے۔ زمین کے فرش پر پڑے ہوئے تھے۔ وہ کیا بات تھی۔ جس نے یہ جوش پیدا کردیا ہے کہ آرام و راحت کو قربان کرکے اس طرح پر جنگل میں پڑے ہیں۔ یہ صرف اخلاص ہے۔ بہرحال مدرسہ کی زمین میں احمدی کیمپ لگایا گیا۔ انتظام نہایت وسیع پیمانہ پر کیا گیا تھا اور حتی الوسع مہمانوں کی آسائش کے مقابلہ میں خرچ کی کوئی پرواہ نہ کی گئی۔ خدا کا شکر ہے کہ اس میں کامیابی ہوئی۔ مدرسہ کے اساتذہ اور بورڈروں اور صدر انجمن کے ملازمین نے جس محنت اور مستعدی سے اس خدمت کو سرانجام دیا ہے۔ وہ نہایت قابل قدر ہے۔

باہر سے آنے والے احباب میں سے مولوی عمر الدین صاحب مدرس اور مستری محمد موسیٰ لاہور خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں کیونکہ اس مرتبہ کھانے کے متعلق کل انتظام ان کے ہی سپرد کیا گیا تھا اور نہایت اطمینان سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ اس کام کو انہوں نے بڑی خوبی اور کمال عمدگی کے ساتھ بنایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ افسوس ہے۔ میں نام بنام اپنے

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

مخلص احباب کا ذکر نہیں کر سکتا۔ جنہوں نے اس موقعہ پر اپنی خدمات سے جلسہ میں مدد دی اور سچ تو یہ ہے کہ وہ محض اخلاص اور صدق سے اس کام کو کرتے رہے ہیں نہ کہ کسی شکریہ اور تعریف کے لئے۔

(الحکم ۷؍اپریل ۱۹۱۰ء ص ۱، ۲)

۲۴؍مارچ ۱۹۱۰ء

آج بہت سے احباب قادیان میں پہنچ چکے تھے۔ بعد نماز ظہر سادہ سنگت کا جلسہ جامع مسجد میں ہوا۔ سادہ سنگت کے معروف کرانے کی ناظرین الحکم سے ضرورت نہیں کیونکہ ایک سے زیادہ مرتبہ اس کا ذکر الحکم کے کالموں میں ہو چکا ہے۔ سب سے اول میاں عبدالباسط طالبعلم مدرسہ تعلیم الاسلام نے یہ نظم پڑھی۔

جمال و حسن قرآں نور جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

اس نظم کو میاں عبدالباسط صاحب نے نہایت عمدگی جوش اور دلیری سے پڑھا۔ اس نظم سے متاثر ہو کر حاجی عمر ڈار صاحب نے ایک روپیہ انعام دیا۔ اس کے بعد

ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب کی تقریر

اغراض و مقاصد پر ہوئی سادہ سنگت کی غرض یہ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک شخص اس سچائی کو جو اس نے قبول کی ہے۔ دوسرے لوگوں تک پہنچائے۔

اشھدان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ اما بعد واضح ہو کہ ہر ایک کام جو کیا جاتا ہے۔ اس میں ایک حصہ تو شیطانی ہوتا ہے اور ایک رحمانی ہوتا ہے۔ پس جو کام محض رضا الٰہی کے لئے کیا جاتا ہے۔ وہ کام سراسر رحمانی ہوتا ہے۔ جس کی خدا خود قدر کرتا ہے اور جس کام میں کوئی ظاہری یا مخفی ریا اور نمود ملحوظ خاطر ہوتی ہے۔ وہ شیطانی کام ہوتا ہے۔ جس کا اجر خدا سے نہیں مل سکتا۔ پس جو کچھ ہم کریں۔ خدا کے لئے کریں اور کوئی نہاں در نہاں ناموری اور شہرت کی خواہش ہمارے دل میں ہرگز نہ ہو۔ (خدا کرے کہ ایسا ہی ہو)

جاننا چاہئے کہ ہم لوگوں نے یہاں ایک انجمن موسوم بہ سادہ سنگت کچھ عرصہ سے قائم کی ہوئی ہے۔ جس کے مربی اور سرپرست حضرت خلیفۃ المسیح ہیں اور اس کے ممبروں کے فرائض یہ ہیں کہ ہم تحریر یا تقریر اور ٹریکٹ سیریز کے ذریعہ سے تبلیغ کریں۔ کچھ ٹریکٹ تو پہلے سکھ صاحبان کو بیدار کرنے کے لئے شائع کئے گئے ہیں اور اب بھی ارادہ ہے کہ پنجاب کی لوکل ضرورتوں کو پورا کرنے کی غرض سے اور ایسے ہی ٹریکٹ شائع کریں اور دوسرا ذریعہ تبلیغ کا یہ ہے کہ سادہ سنگت کے بعض ممبر اپنا روزانہ کام اور فرائض منصبی پورا کر کے باہر دیہات میں جا جا کر بوقت شب گاؤں والوں کو دین اسلام کے موٹے موٹے اصول بتلائے اور رسومات بد اور قبیح بدعات سے انہیں متنبہ کرتے ہیں اور دیہات میں کوٹھوں پر رات کے وقت عورتوں مردوں کو وعظ کرتے ہیں اور ضرورتاً ان لوگوں کو سلسلہ حقہ احمدیہ کے اصول سے آگاہی دی جاتی ہے اور ان غلط فہمیوں اور اعتراضوں کا دفعیہ کیا جاتا ہے۔ جو زمانہ کے علماء نے ہمارے پاک رسول کے خلاف اپنی خائنانہ تحریروں یا تقریروں سے عوام کالانعام میں پھیلائی ہوئی ہیں اور انہیں مغالطہ میں ڈالا ہوا ہے۔

قصہ کوتاہ تبلیغ کرنا اس انجمن کا مقصد اعلیٰ ہے۔ جو یہ کر رہی ہے اور ہماری اس تقریر سے صرف یہی غرض ہے کہ ہم لوگ جو کچھ بیان کرتے ہیں وہ تو یہاں ہوتا ہے مگر ہماری غرض اس بیان سے یہ ہے کہ آپ لوگ بھی اپنے اپنے گھروں کے گردنواح اور قرب و جوار میں کم از کم دس دس میل تک بالفعل اس زبانی تبلیغ کو سرانجام کریں کیونکہ خدا نے آسمانی نشانوں اور شواہد سے جو حجت اس زمانہ میں لوگوں پر وارد کی ہے۔ اس کا علم انہیں بزبان پنجابی دیا جاوے اور ہماری یہ غرض نہیں ہے کہ باہر جا کر دیہات میں اکھاڑے قائم کئے جاویں یا بحث مباحثہ کے آوازے لگائے جاویں بلکہ نہایت صلح و آشتی کے ساتھ امر حق سے انہیں آگاہ کیا جاوے۔ ہاں اگر کوئی عقدہ کشائی کے لحاظ اور خیال سے بعض اور شکوک کا ازالہ کرانا چاہے تو ایسی صورتوں میں ایسے قابل رحم اشخاص کی باتوں کو سن کر انہیں صحیح جواب دیئے جاویں اور انہیں سلوک سے جواب دینے کی سعی کی جاوے اور ہماری غرض یہ ہے کہ ایسی انجمن ہائے سادہ سنگت جابجا قائم ہوں۔ جس کا فرض اردگرد کے دہقانوں کو دین اسلام کے اصولوں سے آگاہ کرنا ہوگا اور اس کارِ خیر کے انصرام کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ ایسے مبلغین پوری تحصیل کردہ مولوی فاضل یا بی۔اے تک تعلیم یافتہ ہی ہوں بلکہ اس کام کو وہ لوگ بھی ایک حد تک پورا کر سکتے ہیں۔ جنہوں نے قادیان کی بابرکت صحبت اور حضرت اقدس علیہ السلام کی تحریروں سے فیض پایا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اس کام کو اس تھوڑی لیاقت اور استعداد والا بھی کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ درحقیقت وہ تقویٰ سے کام لے کر خدا کو راضی کرنے کے لئے اپنے فرض تبلیغ سے سبکدوش ہونا چاہتا ہو اور وہ یوں بھی ہو سکتا ہے کہ حضرت اقدسؑ کی کتابوں کے بعض ضروری حصص کو خلاصہ کر کے بزبان پنجابی دہقانوں کو سنایا کرے یا اگر ایسا بھی نہ ہو۔ تو حضرت اقدس کی کتاب کے بعض صفحوں کو پڑھ پڑھ کر ان کا مطلب پنجابی زبان میں لوگوں کو بتلاتا جاوے مگر ایسے مبتدی مبلغین کو واجب ہے کہ اس کام کو اول اول اپنے گھر میں جاری کریں۔ پھر اپنے کوٹھے پر پھر اپنے ہمسایوں کو بلا کر تبلیغ کریں۔ بعد ازاں اردگرد کے دیہات میں جا کر بوقت شب عورتوں مردوں کو اپنی تبلیغ سے بہرہ ور کرے۔ اگر ہماری انجمن ہائے احمدیہ جو پنجاب کے مختلف مقامات میں ہیں۔ اس سسٹم کو جاری کریں اور اپنے اپنے گاؤں اور گردونواح کے دیہات میں لوگوں کو ہر روز یوں آگاہ کرتے رہیں کہ آج اس گاؤں میں وعظ ہو اور کل دوسرے میں حتیٰ کہ گردوپیش کے ان تمام دیہات میں کم از کم مہینہ میں ایک ایک مرتبہ وعظ ہو جایا کرے جو اس مرکز انجمن سے چھ سات کوس تک واقع ہیں۔ یہ تجویز جو میں نے پیش کی ہے۔

یہ کوئی فرضی تجویز نہیں ہے۔ بلکہ یہاں کی سادہ سنگت اس تجویز پر کچھ عرصہ سے عملدرآمد کرتی رہی ہے۔ چنانچہ گزشتہ دو ماہ میں قریباً چھتیس لیکچر اور وعظ گردونواح اور قادیان کے چوک میں ہو چکے ہیں۔ دراصل وہ زندگی بھی لعنتی زندگی ہے۔ جس میں انسان ہر وقت یعنی رات دن اپنے نفس اور گھر کے کاروبار میں چیونٹی اور کیڑے کی طرح لگا رہتا ہے اور خدا کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھتا ہے۔ آپ لوگ بازار میں دیکھیں کہ صبح سے لے کر شام تک ہزاروں لوگ ادھر سے ادھر بھاگے چلے جا رہے ہیں اور ایسے لوگوں سے اگر دریافت کیا جاوے کہ تم ایسی سرگرمی سے کیوں دوڑ دھوپ کر رہے ہو تو ان میں سے غالباً نوے یا اٹھانوے فیصدی ایسے لوگ ملیں گے جو یہ جواب دیں گے کہ میں دوائی لینے چلا ہوں۔ فلاں چیز کے خرید و فروخت کے لئے جلدی میں ہوں۔ بس ایسے لوگ درحقیقت اسی جہاں میں دوزخ کا منہ دیکھ لیتے ہیں۔ جن کے دلوں پر دنیاوی ہموم و غموم ہر وقت مستولی رہتا ہے اور خدا بینی اور نیکی کے لئے ان کے اندر کوئی خانہ خالی نہیں رہا اور دنیاوی خواہشوں کی آگ میں ہر وقت جل رہے ہیں اور سوتے جاگتے چلتے پھرتے عملی صورت میں نفسی نفسی پکار رہے ہیں۔ بعض لوگ بلکہ اکثر احباب بھی ہیں۔ جنہوں نے حضرت اقدسؑ کی دس پندرہ تصانیف تو ضرور مطالعہ کی ہیں اور قرآن سے بھی کسی قدر مس ہے۔ لیکن وہ تبلیغ میں اس لئے حصہ نہیں لیتے کہ ہم پورے عالم تحصیل کردہ نہیں ہیں۔ انہیں جاننا چاہئے کہ خدا نے یہ نہیں فرمایا کہ پورے عالم متبحر ہی ہو کر تبلیغ کیا کرو یا پورے امیر کبیر ہو کر ہی زکوٰۃ دیا کرو بلکہ خدا تو تم سے یہی چاہتا ہے کہ ممارزقنٰھم ینفقون یعنی جو کچھ اور جتنا کچھ خدا نے تمہیں دیا ہے۔ اس میں سے یہ خرچ کرو۔ یہ نہیں فرمایا کہ فلاں حد یا تبحر تک ہی پہنچ کر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کیا کرو بلکہ قرآن شریف میں ایک جگہ آیا ہے کہ یہودیوں کے تین گروہ ایک جگہ رہتے تھے۔ ان میں سے بعض تو لوگوں کو نیکی بدی سے آگاہ کیا کرتے تھے اور بعض موسیٰ بدین خود و عیسیٰ بدین خود کے غلط اصول کے پابند ہو کر دوسروں کو نیکی بدی سے آگاہی نہیں دیا کرتے تھے اور بعض خوید کاری نافرمانی میں مبتلا اور گرفتار تھے۔ پر جب خدا کا غضب اور عذاب آیا۔ سب کو بہایا گیا مگر صرف ان لوگوں پر رحم ہوا جو لوگوں کو بدکاری نافرمانی شرارت اور ایک ناجائز امر سے منع کرتے تھے۔

ماسٹر صاحب کی تقریر کے بعد شیخ رحیم بخش صاحب نو مسلم نے ایک مختصر سی تقریر کی اور اس میں بتایا کہ حضرت مسیح موعود مغفور نے آ کر کیا تبدیلی کی ہے اور پھر یہ بھی بتایا کہ عیسائیوں نے ایک عاجز انسان کو خدا بنانے میں بہت بڑی غلطی کی ہے۔ ایک طرف اسے خدا مانا دوسری طرف اس کی انسانی کمزوریوں کا شکار بنایا اور اس کی ایسی حالت انجیل کے ذریعہ دکھائی کہ شرم آ جاتی ہے۔ آریوں نے روح مادہ کو ازلی اور غیر مخلوق قرار دے کر بہت بڑا شرک کیا ہے اور اسلام ہی ایک مذہب ہے۔ جو متقی ہے۔ جو حقیقی خدا کا چہرہ دکھاتا ہے۔ پھر ایک نظم کے بعد میاں اللہ دین صاحب فلاسفر نے تقریر کی۔'' (الحکم ۷؍اپریل ۱۹۱۰ء ص ۳ تا ۵)

جمعہ ۲۵؍مارچ ۱۹۱۰ء

جلسہ کی کاروائی جمعہ کی نماز سے شروع ہونا قرار پائی تھی۔ جمعہ کے لئے جامع مسجد میں حسب معمول انتظام کیا تھا مگر اس اثنا میں آدمیوں کی کثرت نے باہر نماز کا انتظام کرنے کا مشورہ دیا اور اور حضرت نے حکم دیا کہ مسجد یا بوھڑ کے نیچے ہو۔ اس سے یہ سمجھ لیا گیا کہ گراؤنڈ میں جو بوہڑ کا درخت ہے۔ مسجد النور کے سامنے ہے۔ وہاں انتظام ہوگا۔ لوگ مسجد جامع میں دس بجے سے جمع تھے۔ یہ سن کر بھاگے ہوئے باہر چلے گئے۔ یہ نظارہ بھی قابل دید تھا اور ایک دل کو متحرک کئے بغیر نہ رہ سکتا تھا۔ لوگ باہر پہنچ گئے لیکن جب حضرت خلیفۃ المسیح باہر تشریف لائے اور آپ نے دریافت کیا کہ جمعہ کہاں ہوگا۔ اس پر عرض کیا گیا کہ حضور کے حکم کے ماتحت باہر ہوگا۔ اس پر فرمایا۔ میں نے یہ نہیں کہا تھا بلکہ وہ بوہڑ جو مدرسہ کے قریب ہے۔ میں باہر نہیں جا سکتا۔ ایک مرتبہ جاؤں تو تین دن بیمار ہو جاتا ہوں۔ پس ۱۱ آدمی مل کر مشورہ کرو۔ میں پسند کرتا ہوں کہ جامع مسجد میں ہو۔ وہاں نہ ہو سکے تو اس بوہڑ کے نیچے بہرحال فوراً باہر جا کر مشورہ کیا اور احباب نے بعد مشورہ فیصلہ کیا کہ جامع مسجد ہی میں ہو کیونکہ حضرت امیر پسند فرماتے تھے۔ حضرت کے اس فعل سے جو عظیم الشان سبق ہمیں ملتا ہے۔ وہ شاورھم فی الامر کی اہمیت ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ معمولی امور میں بھی جب حضرت سے دریافت کیا گیا تو آپ نے جھٹ مشورہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ حضرت حکم دے سکتے ہیں کہ فلاں جگہ کرو مگر آپ نے مشورہ کو پسند فرمایا۔ بہرحال جب باہر جمع شدہ جماعت کو یہ حکم سنایا گیا تو وہ بے اختیار ہو کر شہر کو دوڑ پڑے تا کہ سب سے پہلے جگہ مل جاوے۔ یہ نظارہ بہت ہی موثر تھا اور اس سے اس جوش اور اخلاص کا پتہ ملتا تھا۔ جو جماعت کو اپنے امام سے ہے اور شوکت اسلام ظاہر ہوئی تھی۔ تھوڑی ہی دیر میں مسجد اس کی چھتیں اور اردگرد کے تمام مکانات کی چھتیں پر ہو گئی تھیں۔ مسجد میں باوجودیکہ وہ بہت وسیع ہو چکی تھی۔ قطعاً گنجائش بیٹھنے کی بھی نہ تھی۔ وہ اس حالت کو دیکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح کی قبولیت عامہ کا کسی قدر اندازہ ہو سکتا تھا۔ آخر حضرت تشریف لائے اور جوش سے لوگ اٹھ کھڑے ہوئے۔ مسجد کا صحن طے کر کے منبر تک پہنچنا دو منٹ سے زیادہ کا راستہ نہیں مگر حضرت کو یہ مسافت قریباً پندرہ منٹ میں طے کرنی پڑی۔ وہ بھی ہٹو بیٹھو راستہ کی آوازیں لوگ دے رہے تھے۔ حضرت ایک خاص شان کے ساتھ جو عبودیت اور اس کے ساتھ خلافت کے رنگ میں ڈوبی ہوئی اور اپنے محبوب آقا میں گم شدگی کی شان تھی آتے تھے۔ آپ منبر کے پاس پہنچے کثرت مخلوق کی اس قدر تھی کہ وہاں آواز کا پہنچنا مشکل امر تھا۔ حضرت نے آخر تجویز کیا کہ دو تین بلند

(باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں)

ملکی رپورٹیں

صوبہ ہماچل میں محترم ناظر اعلیٰ کا دوروزہ تربیتی دورہ

مورخہ ۲۹ اکتوبر ۲۰۰۹ء کومحترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان، محترم تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد، محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین محترم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر سابق مبلغ انچارج ہماچل تربیتی دورہ کے سلسلہ میں برنو جماعت پہنچے۔

بعد نماز ظہر وعصر احمدیہ مسجد میں ضلع اونہ ومضافات کے عہدیداران مبلغین ومعلمین کی میٹنگ کی گئی جس میں محترم نائب ناظر صاحب اصلاح وارشاد و پرنسپل جامعۃ المبشرین کے علاوہ محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے قیمتی نصائح سے نوازا۔ اگلے روز صبح ۱۰ بجے نئی تعمیر شدہ مسجد بمقام بڈھیرا راجپوتہ میں ایک مختصر جلسہ ہوا جس میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے مسجد کو آباد رکھنے کے تعلق سے احباب جماعت کو نصائح کیں۔ دعا کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔ بچوں میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اس کے بعد محترم ناظر صاحب اعلیٰ مع وفد جوالامکھی ضلع کانگڑہ مشن میں پہنچے جہاں پروگرام کے مطابق مضافات کی جماعتوں کے عہدیداران ومعلمین تشریف لائے ہوئے تھے۔ محترم نظر صاحب اعلیٰ نے نماز جمعہ پڑھائی، خطبہ جمعہ میں تربیت وتبلیغ کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔ بعد نماز جمع جملہ عہدیداران کے ساتھ زیر صدارت محترم نائب ناظر صاحب اصلاح وارشاد میٹنگ ہوئی۔ جس میں جلسہ سالانہ کی تیاری و عہدیداروں کو اپنی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی گئی۔ (ایوب علی خان، انچارج مبلغ صوبہ ہماچل)

امرتسر سرکل میں تربیتی کیمپ اور تقریب آمین

یکم و ۲ نومبر کو سرکل امرتسر میں دوروزہ تربیتی کیمپ منعقد ہوا۔ نماز تہجد سے پروگرام کا آغاز کیا گیا نماز فجر کے بعد درس ہوا جس میں تربیت اولاد پر روشنی ڈالی گئی بعدہ تربیتی کیمپ کا رسمی طور پر افتتاح ہوا تلاوت قرآن پاک اور نظم خوانی کے بعد خاکسار نے چند ضروری امور کی جانب توجہ دلاتے ہوئے کیمپ کی غرض وغایت بیان کی۔ بعدہ نومبائعین کی تعلیم وتربیت کلاس لگائی گئی۔ ارکان اسلام اور تاریخ اسلام کی معلومات دیں، رات کو پہلے دن کا پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

مورخہ ۲ نومبر کو مکرم مولانا صغیر احمد صاحب طاہر نائب ناظر دعوت الی اللہ بھارت اور مکرم مولوی سفیر احمد صاحب بھٹی مرکزی نمائندہ کی حیثیت سے تشریف لائے انکی آمد پر تلاوت قرآن پاک، نظم خوانی اور تقاریر کے مقابلہ جات کروائے گئے جو کہ مکرم مولانا صغیر احمد صاحب طاہر کی زیر صدارت ہوئے۔ مقابلہ جات کے اختتام پر سولہ بچوں کی تقریب آمین ہوئی۔ ان کے علاوہ مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ دعا کے بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ سرکل کی مندرجہ ذیل جماعتوں نے اس دوروزہ تربیتی کیمپ میں اور تقریب آمین میں حصہ لیا۔ زیرہ۔ سنتوں والا۔ بوتیاں۔ گادڑی۔ شوشک۔ چترے۔ سیاہ والی۔ گھڑکا۔ گدلی۔ کالیکی۔ جودھانگری۔ خانپور۔ پٹیالہ۔ جماپور۔ دڑے والی۔ بھام وغیرہ۔

(محمد سلیم مبشر، سرکل انچارج امرتسر)

وڈمان میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۱۸ اکتوبر ۲۰۰۹ء کو وڈمان میں مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا گیا۔ بعد نماز مغرب جلسہ کا آغاز مکرم منظور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ وڈمان کی زیر صدارت عزیزم زبیر احمد کی تلاوت اور عزیزم محمد رحیم احمد کی نظم خوانی سے ہوا۔ بعدہ عزیزم زبیر مکرم عثمان احمد اور خاکسار نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (ایم مقبول احمد خادم سلسلہ وڈمان۔ آندھرا)

صوبہ اتراکھنڈ میں تربیتی اجلاسات

دھرا دون: جماعت احمدیہ دہرادون نے زیر صدارت مکرم منیر احمد خان سرکل انچارج اتراکھنڈ بعد نماز عصر جلسہ کیا۔ مکرم محمد ہاشم معلم کی تلاوت اور مکرم مستقیم صاحب معلم سلسلہ کی نظم خوانی کے بعد مکرم عالم دین صاحب مبلغ سلسلہ مینگووالا نے تقریر کی۔ اخیر پر صدر اجلاس نے تقریر کی اور دعاء کروائی۔

عجب پور: جماعت احمدیہ عجب پور نے زیر صدارت مکرم سلیم احمد صاحب صدر جماعت جلسہ کیا۔ مکرم افضال احمد صاحب معلم سلسلہ روڑکی کی تلاوت اور عزیزہ حالا ومنیر کی نظم خوانی کے بعد مکرم حافظ محمد ریحان صاحب معلم سلسلہ ومکرم منیر احمد خان صاحب سرکل انچارج اتراکھنڈ نے تقریر کی۔ دُعا کے بعد احباب میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اجلاس میں مستورات بھی شامل ہوئیں۔

سہارنپور : جماعت احمدیہ سہارنپور نے زیر صدارت مکرم محمد اکبر صاحب جلسہ کیا جس میں مکرم یاسر احمد کی تلاوت کے بعد مکرم ٹی ریاض احمد معلم سلسلہ سہارنپور مکرم منیر احمد خان سرکل انچارج اتراکھنڈ نے تقریر کی۔

روڑکی : جماعت احمدیہ روڑکی نے زیر صدارت مکرم ڈاکٹر صابر الدین صاحب صدر جماعت روڑکی جلسہ کیا۔ مکرم حافظ ظہیر احمد صاحب کی تلاوت اور مکرم افضال احمد صاحب معلم سلسلہ روڑکی کی نظم خوانی کے بعد مکرم شمیم احمد، مکرم عبد الرحیم صاحب، مکرم منیر احمد خان سرکل انچارج اتراکھنڈ نے تقریر کی۔ صدر اجلاس نے خطاب کے بعد دُعا کروائی۔ (محمد برکات اللہ معلم سرکل اتراکھنڈ)

چنور، صوبہ آندھرا میں تربیتی اجلاس

مورخہ ۱۳ ستمبر ۲۰۰۹ء مکرم قاسم صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت تربیتی جلسہ ہوا جس میں محترم مستان ولی صاحب کی تلاوت اور محترم لال صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب کے بعد دعا ہوئی۔ اسی طرح مورخہ ۱۹ ستمبر ۲۰۰۹ء محترم سید ولی صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ محترم مسرور احمد صاحب کی تلاوت اور مکرم درگاہ ولی صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے لیلۃ القدر کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اس سے قبل اطفال اور ناصرات کے تربیتی اجلاس بھی ہوئے۔ (محمد مصطفیٰ کنڈوری معلم سلسلہ چنور)

یمنانگر (ہریانہ) میں تین روزہ تربیتی کیمپ

جماعت احمدیہ یمنانگر نے ۱۳ تا ۱۵ نومبر ۳ روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا جس میں احباب جماعت کو نماز اور ابتدائی دینی معلومات نیز خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ یمنانگر نے مشترکہ طور پر دو وقار عمل کئے جس میں مشن ہاؤس ومسجد کی صفائی کی گئی۔ اسی طرح اس ماہ مجلس خدام الاحمدیہ وانصار اللہ کا مشترکہ تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت، عہد ونظم کے بعد خاکسار نے ذیلی تنظیموں کی اہمیت بیان کی اور پھر قائد مجلس اور زعیم انصار اللہ کا انتخاب بھی عمل میں آیا۔ (سید عبد الھادی مبلغ سلسلو ضلع یمنانگر)

شولاپور (مہاراشٹر) میں نماز عید الفطر

مورخہ ۲۱ ستمبر ۲۰۰۹ء کو شولاپور شہر وعلاقہ گاندھی نگر کے احمدیوں نے کثیر تعداد میں احمدیہ مشن میں نماز عید الفطر ادا کی۔ امسال مشن کے ہال میں نمازِ عید کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس سے قبل ادا کی جانے والی نماز کیلئے احمدیہ مسلم گراؤنڈ میں پنڈال لگایا جاتا تھا۔ مگر امسال بفضلہ تعالیٰ ٹین کے شیڈ کا ایک ہال نما گیرج تیار کیا جا چکا ہے جس میں مکرم انصار علی خان صاحب معلم سلسلہ شولاپور شہر نے صبح ساڑھے نو بجے نماز عید پڑھائی۔ ایک سو سے زائد افراد جماعت نمازِ عید میں شریک ہوئے۔ بعد ادائیگی نماز (۱) عزت معآب بھوشن کمار اُپادھیائے صاحب IPS کمشنر آف پولیس۔ (۲) شری رنجیت سنگھ دیول IAS ساکن پٹیالہ صوبہ پنجاب ضلع مجسٹریٹ وکلکٹر۔ (۳) شری دیانشور فڈترے صاحب IPS سپرنٹنڈنٹ آف پولیس SSP۔ (۴) مکرم عبد الرحمٰن صاحب IPS سپرنٹنڈنٹ آف پولیس خواتین پولیس ٹریننگ سینٹر شولاپور۔ (۵) شری بھگوان کامبلے صاحب ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ریلوے۔ (۶) شری بھاسکر تھورات صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کرائم شولاپور و ان کے ہمراہ (۷) شری رمیش بھوسلے صاحب سینئر انسپکٹر وانچارج SHO پولیس اسٹیشن ولسنگ ضلع شولاپور وغیرہ احمدیہ مسلم مشن تشریف لائے جن کا گرم جوشی کے ساتھ خیر مقدم کیا گیا۔ اس موقع پر کثیر تعداد میں غیر مسلم معززین واحمدی حضرات کی متواتر آمد ہوتی رہی جن کی تواضع کا مناسب انتظام کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ شہر کے معززین کی خدمت میں بطور تحفہ مٹھائی بھی پیش کی گئی۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کی اس حقیر مساعی کو قبول کر کے اس کے بہترین نتائج ظاہر فرماوے۔ (عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور، مہاراشٹر)

☆......☆......☆......☆

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/
9438332026/943738063

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں

آپ کے خطوط آپ کی رائے:......

علامہ اقبال اور احمدیت

صوبہ کشمیر کے ایک اخبار Greater Kashmir کے اردو ایڈیشن میں علامہ اقبال کی یوم ولادت کے حوالہ سے ایک مضمون مکرم ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب گنائی، شعبہ اقبالیات کشمیر یونیورسٹی سری نگر کی طرف سے شائع ہوا ہے جس میں احمدیت کا بھی ذکر ہے جس کو اصل حقائق سے ہٹ کر پیش کیا گیا ہے۔ اس کے جواب میں مکرم عبد الرشید ضیاء صاحب ساکن شورت کشمیر نے موصوف کو خط لکھا ہے جس کی نقل قارئین بدر کے استفادہ کیلئے پیش خدمت ہے۔

مکرم ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب گنائی شعبہ اقبالیات، کشمیر یونیورسٹی سری نگر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خصوصی مضمون ''کشمیر عظمیٰ'' میں علامہ اقبال کے یوم ولادت کے تعلق سے نظر سے گزرا تھا۔ پہلے تو پڑھتے وقت یہ احساس ہوا کہ یہ آپ کے ذاتی علم و کاوش کا ماحصل ہے۔ مگر جب یہ اقتباس نظر کے سامنے آیا کہ

''علامہ اقبال کے مخالفین کا ایک بڑا گروہ احمدی عقیدہ رکھنے والوں کا تھا...... الخ''

(کتاب زندہ رود جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۷۰)

از چیف جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال ذہن میں آیا۔ جہاں مصنف زندہ رود لکھتے ہیں کہ'' اقبال کے مخالفین کا تیسرا گروہ احمدی عقیدہ رکھنے والوں کا تھا......''

محترم ڈاکٹر صاحب! واضح ہو کہ علامہ اقبال اور اُن کے خاندان کے اکثر احباب جماعت احمدیہ سے وابستہ تھے۔ علامہ اقبال نے بھی احمدیت قبول کی تھی اور ۱۹۳۱ء تک وہ جماعت سے وابستہ تھے۔ اور بعض وجوہ کی بناء پر بعد میں الگ ہوئے۔ وجہ کچھ بھی ہو ایک بات طے ہے کہ علامہ کا جماعت کو علیحدگی پسند تحریک سمجھنا کسی وقتی اور عارضی جزبہ کے تحت تھا۔ کیونکہ بعد میں ۳۰ سالہ واقعات یا علامہ کے بیانات ظاہر کرتے ہیں کہ علامہ کی تمام غلط فہمیاں دور ہو چکی تھیں اور آپ صرف اسی تحریک کو ایک ''پسندیدہ اسلامی تحریک'' سمجھنے لگے تھے۔ علماء کی شدید مخالفت کے باوجود آپ کا رجحان ''قادیان'' کی طرف تھا۔

☆...... ۱۹۰۵ء سے ۱۹۰۸ء تک علامہ کا قیام انگلستان میں رہا۔ ۱۹۱۰ء میں جس اقبال کا تذکرہ شادی کے تعلق سے کیا گیا ہے۔ خود علامہ اقبال کے بیان سے ہی ثابت ہے کہ وہ کوئی اور ڈاکٹر اقبال ہیں۔ لہٰذا اس خبر کو اپنے پر چسپاں کرنا کیا معنی رکھتا ہے۔

☆...... ۱۹۰۹ء میں علامہ ہمیں جماعت احمدیہ لاہور کے جلسہ سیرت النبی کے مقرروں میں نظر آتے ہیں۔ (مظلوم اقبال ص ۲۳۴)

☆...... ۱۹۱۰ء میں علی گڑھ میں علی الاعلان جماعت احمدیہ کو'' مسلم کردار کا طاقتور مظہر'' قرار دیتے ہیں۔ (ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر)

☆...... ۱۹۱۱ء میں اپنے لخت جگر آفتاب اقبال کو دینی تعلیم و تربیت کیلئے قادیان بھجواتے ہیں۔

(زندہ رود ص ۵۷۴)

عبارت: ''جب احمدیوں کو اپنے مقصد میں کامیابی حاصل نہ ہوئی تو انھوں نے اقبال کو نا پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھنا شروع کردیا''

مگر محترم پروفیسر صاحب! آپ نے اس عبارت کو بھی ان الفاظ میں تحریر کیا ہے کہ جب احمدیوں کو اپنے'' بُرے مقاصد'' میں...... الخ ''برے'' کا اضافہ اقبالیات کا ماہر ہونے کی وجہ سے اپنی طرف سے کردیا تا کہ سچے محبّ ثابت ہوں۔ خیر ناپسندیدگی والا قصہ واقعات سے مطابقت نہیں رکھتا۔ واضح رہے کہ نکاح کی خبر ۱۹۱۰ء اقبال کی انگلستان سے واپسی کے بعد کے حصہ سے تعلق رکھتی ہے۔

اول تو خود خواجہ کمال الدین صاحب کی ۱۹۱۱ء کی'' محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس'' والی تقریر جس میں اقبال کو رازی اور غزالی کا بروز بننے کی تلقین کی گئی ہے۔ اس قصے کو جھٹلا رہی ہے۔ جس نوجوان کو'' ناپسندیدہ'' نگاہوں سے دیکھا جائے اُس کیلئے اتنی دردمندی اور دل سوزی کا اظہار کہاں کیا جاتا ہے۔

☆...... پھر مرزا جلال الدین بیرسٹر کی یہ روایت قابل توجہ ہے۔

'' اقبال انگلستان سے تشریف لائے تو اُن کی عظمت زیادہ تر ان کی بلند شاعری کی وجہ سے تھی۔ لوگ اُن کے تبحّر علمی اور ژرف نگاہی سے واقف نہ تھے لیکن کچھ عرصہ بعد احمدیہ جماعت کی طرف سے کیلیاں والی سٹریٹ پر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ اس میں ڈاکٹر صاحب نے ایک پُرمغز مقالہ پڑھا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ لوگوں کے دلوں میں علامہ کی باریک نظری اور عالمانہ استعداد اور فلسفیانہ لیاقت کا نہایت گہرا اثر ہوا۔ اور وہ آئندہ کیلئے ایک جلیل القدر شاعر ہونے کے علاوہ رفیع المرتبت عالم بھی سمجھے جانے لگے''۔ (روایات اقبال ص ۱۰۸)

گویا اس دور کے مسلم معاشرہ میں اقبال کے ارفع علمی مقام کی شناسائی'' احمدیہ اسٹیج'' سے ہوئی تھی۔ اس سے بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ احمدی اقبال کو کس درجہ'' پسندیدگی'' سے دیکھتے تھے۔

۱۹۱۳ء کا واقعہ بھی اس امر کا شاہد ہے کہ علامہ اقبال لاہور، امرتسر، لدھیانہ، دہلی، دیوبند، سہارنپور کے علماء کی بجائے قادیان کی طرف رُخ کرتے تھے۔ اور وہاں سے ہی استفسار کیا۔

پھر یہ بھی سوچنے کی بات ہے کہ علامہ کی شادی ۱۸۹۳ء میں ہوئی تھی، معراج بیگم ۱۸۹۶ء میں پیدا ہوئی اور آفتاب اقبال ۱۸۹۸ میں گویا ۱۹۱۰ میں جب نکاح والی خبر شائع ہوئی اقبال کی اپنی بچی ۱۴ سال کی تھی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ کوئی دوسرے اقبال تھے۔ جن کی خبر شائع ہوئی تھی۔

جب الحکم اگست ۱۹۱۰ء میں اس تعلق سے جائزہ لیا جاتا ہے تو ثابت ہوتا ہے کہ وہ ڈاکٹر اقبال علی غنی کا نکاح تھا۔ جن کو رائی کا پہاڑ بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

اُمید ہے کہ یہ چند شواہد آپ کی تحریر کے مستند یا غیر مستند ہونے کیلئے کافی ہیں۔ اُمید ہے کہ آپ ان شواہد پر غور فرمائیں گے۔ اور ساتھ ہی اقبال اور احمدیت کتاب کا مطالعہ فرمائیں گے۔ جو زندہ رود کے جواب میں شائع ہوئی ہے۔ (عبد الرشید ضیاء۔ شورت کلگام کشمیر)

تحریک جدید کے سالِ نو کا آغاز

زونل اُمراء/صدر صاحبان جماعت احمدیہ بھارت۔ متوجہ ہوں

جیسا کہ آپ سب کے علم میں آچکا ہے ہمارے پیارے حضور انور ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 6 نومبر 2009ء کے خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے 76 ویں سال نو کے آغاز کا اعلان فرمادیا ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ قرآن کریم میں اُخرجت الناس کا جو ذکر آیا ہے اس سے مراد وہ امّت ہے جو کہ نیکی کی باتوں کا حکم دے اور بری باتوں سے روکے۔ حضور انور ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے حکم و عدل بنا کر بھیجا ہے پس آج احمدی انکے ہاتھ پر جمع ہونے کی وجہ سے خیر امّت کہلاتے ہیں۔

اسکے بعد حضور انور ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو اپنا مال خرچ کرنے پر کمر بستہ رہیں گے اور خلافت سے تعلق رکھیں گے وہ تمکنت دین کا حصہ بنتے رہیں گے۔ حضور انور ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایسی ہی جماعتیں مالی قربانیاں کرتی ہیں اُن کے متبعین اُن منصوبوں میں مالی اعانت کرتے ہیں جو خلافت کے تابع تیار کئے جاتے ہیں۔ حضور انور ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ غلط تصور ہے کہ جماعت کے پاس پیسہ آنے پر چندہ کی ضرورت نہیں رہے گی۔ حضور انور نے فرمایا کہ قرآن مجید نے تزکیہ نفس کیلئے مالی قربانی کو ضروری قرار دیا ہے۔

اسکے بعد حضور انور ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے سال نو کے آغاز کا اعلان فرمایا اور فرمایا کہ ابتک 193 ممالک میں جماعت احمدیہ کے مراکز قائم ہوچکے ہیں الحمد للہ۔ حضور انور نے گزشتہ سال ہندوستان کیلئے مقرر کردہ حدف 75 لاکھ سے زائد رقم کی وصولیابی نیز ایک لاکھ نفوس کے ٹارگیٹ سے زائد حصولیابی پر ہندوستان کی جماعتوں کو مبارکباد دی ہے اور فیصدی اضافہ بجٹ کے حساب سے بھارت کے اوّل آنے کا حضور انور نے ازراہ شفقت ذکر فرمایا اور مالی قربانیوں میں حصہ لینے والوں کیلئے خصوصی دعا فرمائی ہے۔

اس تسلسل میں احباب جماعت سے ایک ضروری گزارش یہ ہے کہ حضور انور ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے نئے سال کے اعلان کے بعد دفتر وکالت مال تحریک جدید کو درج ذیل دو نئے ٹارگیٹس مرحمت فرمائے ہیں۔ چنانچہ اس تعلق سے محترم انچارج صاحب انڈیا ڈیسک کا جو مکتوب زیر QND-9333/12-11-09 محترم وکیل المال صاحب تحریک جدید قادیان کو موصول ہوا ہے اس میں محترم موصوف نے تحریر فرمایا ہے کہ:-

'' حضور انور ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 6 نومبر 2009ء کو تحریک جدید کے نئے سال کا آغاز فرما دیا ہے۔ حضور انور نے انڈیا کی جماعت کیلئے سال 10-2009ء کا ایک کروڑ پچیس لاکھ روپئے وعدہ جات اور وصولیوں کا ٹارگیٹ مقرر فرمایا ہے۔ اسی طرح شاملین کی کل تعداد ایک لاکھ پچاس ہزار تک بڑھانے کا ٹارگیٹ مقرر فرمایا ہے۔

براہ کرم آپ حضور انور کی طرف سے عطا کردہ ان ٹارگیٹس کو مکمل کرنے کیلئے ایک منظّم پروگرام بنا کر کاروائی شروع کریں اور شروع سال سے ہی وعدہ جات کے ساتھ ساتھ تدریجی وصولی کی طرف خاص توجہ دیں تا کہ سال کے آخر پر مشکل نہ ہو۔''

خلیفہ وقت ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہنا ہر احمدی کا اولین فرض ہے۔ لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ کوشش کریں کہ آپ اپنے پہلے وعدوں کے مقابل پر نئے وعدے ڈبل کر کے لکھوائیں اور ساتھ ساتھ ادائیگی بھی کرتے جائیں، جماعت میں ایک مہم چلائیں اس عزم کے ساتھ کہ حضور انور کی جانب سے دئے گئے ٹارگیٹس کو بہر صورت پورا کرنا ہے و باللہ توفیق۔

تمام امراء، صدر صاحبان، سیکرٹریان تحریک جدید جلد محترم وکیل المال صاحب تحریک جدید اور انکے انسپکٹر صاحبان کے ساتھ رابطہ کر کے اپنی مساعی بروئے کار لائیں ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکت پر پورا یقین ہے کہ وہ ہماری حقیر مساعی میں بہت برکت ڈالے گا اور ہماری مالی قربانیوں کے نتیجہ میں بے شمار فضلوں رحمتوں سے نوازے گا جیسا کہ وہ پہلے سے نوازتا چلا آرہا ہے۔ (وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر 19644 : مَیں کبریٰ بیگم زوجہ مکرم عجاب الحق صاحب قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر 50 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنکال ڈاکخانہ نیا پٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28-1-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے: حق مہر بذمہ خاوند مبلغ 3025 روپے ہے۔ زیورات میں طلائی ہار ایک عدد، پھول کانٹے ایک عدد کل وزنی 1.5 تولہ ایک عدد پلاٹ واقع موضع پنکال 9 گونٹھ کا ہے۔ جس پر میرے خاوند نے مکان تعمیر کیا ہے۔لیکن میرا صرف پلاٹ ہے۔ بلڈنگ میں میرا کوئی حصہ نہیں ہے۔ پلاٹ کی مالیت ایک لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سفیر احمد شمیم　　الامۃ: کبریٰ بیگم　　گواہ: شرافت احمد خان

وصیت نمبر 19645 : مَیں سفیرہ بیگم زوجہ مکرم مظفر خان صاحب قوم خان پیشہ امور خانہ داری عمر 45 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنکال ڈاکخانہ نیا پٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 29-1-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے: حق مہر بذمہ خاوند مبلغ 1500 روپے ہے۔خاکسارہ کو مل چکا ہے۔ علاوہ ازیں خاکسار کی زرعی زمین 6.5 گونٹھ ہے۔زیورات طلائی ہار ایک عدد۔ پھول ناک کے ایک جوڑی کل وزنی 2 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مظفر خان　　الامۃ سفیرہ بیگم　　گواہ: مولانا ظہیر احمد صاحب خادم

وصیت نمبر 19646 : مَیں امتہ القیوم بیگم زوجہ مکرم وہاب خان صاحب قوم خان پیشہ امور خانہ داری عمر 47 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنکال ڈاکخانہ نیا پٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28-1-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔حق مہر بذمہ خاوند مبلغ 2500 روپے ہے۔ تفصیل زیورات: طلائی ہار ایک عدد، ناک کا پھول ایک عدد، چوڑیاں دو عدد۔کل وزن 16 گرام، چاندی کے زیورات کل وزن 8 تولہ ہے۔زرعی زمین بمقام پنکال 15 گونٹھ ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: قاری نواب احمد　　الامۃ: امتہ القیوم بیگم　　گواہ: سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر 19647 : مَیں حرمت بیگم زوجہ مکرم ضحیٰ الدین خان صاحب قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر 20 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنکال ڈاکخانہ نیا پٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 31-1-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے: حق مہر بذمہ خاوند مبلغ 30000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالظہیر　　الامۃ: حرمت بیگم　　گواہ: فرزان علی خان

وصیت نمبر 19648 : مَیں شیخ عمران ولد محترم شیخ قمر صاحب قوم شیخ پیشہ معلم سلسلہ عمر 48 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنکال ڈاکخانہ نیا پٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13-2-08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔خاکسار کی اس وقت منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔البتہ عارضی طور پر بطور معلم وقف جدید خدمت بجالا رہا ہے۔جس سے ماہانہ آمد میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید آفتاب احمد　　العبد: شیخ عمران　　گواہ: سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر 19649 : مَیں ممتاز بیگم زوجہ مکرم شیخ عمران صاحب قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر 40 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنکال ڈاکخانہ نیا پٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13-2-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے: حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/7525 روپے ہے۔علاوہ ازیں خاکسارہ کے پاس کچھ نہیں۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ عمران　　الامۃ: ممتاز بیگم　　گواہ: سید آفتاب احمد

وصیت نمبر 19650 : مَیں بشیر النساء زوجہ مکرم ایجاب الخان صاحب قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر 58 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنکال ڈاکخانہ نیا پٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 29-1-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے: حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/3000 روپے ہے۔ تفصیل زیورات: کان کا پھول ایک جوڑا، بالے ایک جوڑا ایک عدد ہار۔کل وزن زیور طلائی 5 تولے۔آئندہ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں گی تو مجلس کارپرداز قادیان کو اطلاع کردوں گی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: روشن خان　　الامۃ: بشیر النساء　　گواہ: سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر 19651 : مَیں تبارک بیگم زوجہ مکرم عبدالاسماعیل خان صاحب قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر 36 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنکال ڈاکخانہ نیا پٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 30-1-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/20005 روپے ہے۔جب بھی ملے گا اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گی اور اسکا 1/10 حصہ ادا کر دوں گی۔ طلائی زیورات: ہار ایک عدد، کان کا پھول ایک جوڑی، انگوٹھی کل وزن 2.5 تولہ 22 کیرٹ، چاندی پازیب وغیرہ 10 تولہ، زرعی زمین ایک ایکڑ جو کہ موضع پنکال میں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فرزان خان　　الامۃ: تبارک بیگم　　گواہ: قاری نواب احمد

وصیت نمبر 19652 : مَیں نصیرہ بیگم زوجہ مکرم عزیز خان صاحب قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر 55 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنکال ڈاکخانہ نیا پٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 31-1-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت

M/S ALLIA EARTH MOVERS
AEM
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

ارشاد نبویؐ
اَلصّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 بینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

"اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں"

درج کردی گئی ہے: حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/3005 روپے ہے۔(تین ہزار پانچ روپے) زیورات: کل 1/2 تولہ کان کا۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالظہیر　　الامۃ: نصیرہ بیگم　　گواہ: شجاعت علی خان

وصیت نمبر 19653 : مَیں انیسہ بیگم زوجہ مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر 46 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈا پلی ڈاکخانہ تگریہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-2-11 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے: حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/4500 روپے ہے. زیورات: گلے کا ہار، کان کا پھول، ناک کا پھول، کل 2.5 تولہ سونا موجودہ قیمت -/25000 روپے۔ چاندی 20 تولہ موجودہ قیمت -/4000 روپے۔ زرعی زمین کوسوم نالی 5 گونٹھ -/20000 روپے۔ کل قیمت -/49000 روپے۔ میرا گزارہ آمداز خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: قاری نواب احمد　　الامۃ: انیسہ بیگم　　گواہ: سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر 19654 : مَیں آنسہ راشدہ زوجہ مکرم عثمان خان صاحب قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر 24 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرڈا پلی ڈاکخانہ تگریہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-1-25 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے: خاکسارہ کا حق مہر خاوند کی طرف سے مل چکا ہے جو کہ 10000 روپے ہے۔ اس کا 1/10 حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کر دوں گی۔ زیورات: ہار طلائی ایک عدد 2 تولہ۔ کانٹے 5. تولہ کل وزن 2.5 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مولانا ظہیر احمد خادم　　الامۃ: آنسہ راشدہ　　گواہ: قاری نواب احمد

وصیت نمبر 19655 : مَیں عائشہ خاتون زوجہ مکرم عبدالقدوس صاحب قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر 47 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنکال ڈاکخانہ نیا پٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-1-28 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے: خاکسارہ کا حق مہر بذمہ خاوند 1000 روپے ہے۔ تفصیل زیورات طلائی: طلائی گلے کا ہار 9 گرام۔ کان اور ناک کے پھل 2 گرام۔ انگوٹھی 2 گرام۔ اس کے علاوہ اور کوئی زیور نہیں ہے۔ آئندہ اگر کوئی جائیداد بنا سکی تو مجلس کارپرداز کو اطلاع کردوں گی۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نصیر احمد شمیم　　الامۃ: عائشہ خاتون　　گواہ: قاری نواب احمد

وصیت نمبر 19656 : مَیں شیخ مبشر ولد محترم شیخ محمود احمد قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 25 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرڈا پلی ڈاکخانہ تگریہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-1-25 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے: خاکسار کی آبائی جائیداد دادا محترم کے نام ہے۔ جب بھی مجھے ملے گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گا۔ اس وقت میں طالب علم ہوں۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: قاری نواب احمد　　العبد: شیخ مبشر احمد　　گواہ: سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر 19657 : مَیں محمد حکیم ولد محمد یاسین مرحوم قوم احمدی پیشہ ریٹائر عمر 55 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرڈا پلی ڈاکخانہ تگریہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-1-26 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ خاکسار کی منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ غیر منقولہ جائیداد کی تفصیل ذیل ہے: زرعی زمین 20 گونٹھ ایک مکان پختہ اندازاً موجودہ مالیتی مبلغ 3 لاکھ۔ خاکسار کی ماہوار آمد بصورت پینشن ودیگر تین ہزار روپے۔ علاوہ ازیں جب بھی کوئی آمد ہوگی یا جائیداد پیدا ہوگی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گا۔ میرا گزارہ آمداز پنشن ماہانہ -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: قاری نواب احمد　　العبد: محمد حکیم　　گواہ: سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر 19658 : مَیں مریم بیگم زوجہ مکرم بشیر احمد خان صاحب قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر 32 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرڈا پلی ڈاکخانہ تگریہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-2-15 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے: کوئی جائیداد نہیں۔ خوراک پر ماہانہ -/30 روپے سالانہ خاکسارہ کا حق مہر بذمہ خاوند 12000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمداز خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ امام　　الامۃ: مریم بیگم　　گواہ: اسماعیل احمد خان

وصیت نمبر 19659 : مَیں خدیجہ بیگم زوجہ مکرم محمد مستقیم صاحب قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر 52 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرڈا پلی ڈاکخانہ تگریہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-1-26 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر مبلغ 2300 روپے ہے جو کہ مجھے خاوند سے مل چکا ہے۔ زیورات: پھول کان ایک عدد نصف تولہ جو کہ 22 کیرٹ ہے۔ علاوہ ازیں جو بھی جائیداد پیدا کروں یا مجھے ملے اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گی۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مولانا عبدالحلیم　　الامۃ: خدیجہ بیگم　　گواہ: قاری نواب احمد

وصیت نمبر 19660 : مَیں اراحتہ بی بی زوجہ مکرم روشن خان قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر 58 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کرڈا پلی ڈاکخانہ تگریہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-1-30 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے: حق مہر مبلغ 1005 روپے ہے جو کہ مجھے خاوند سے مل چکا ہے۔ زیورات: ہار طلائی دو تولہ 22 کیرٹ ہے۔ چوڑی بروچ 6 عدد۔ زرعی زمین (Kainth Nali) 10 گونٹھ۔ علاوہ ازیں جو بھی جائیداد پیدا کروں یا مجھے ملے اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گی۔ میرا گزارہ آمداز خورونوش ماہانہ 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مولانا عبدالحلیم　　الامۃ: اراحتہ بی بی　　گواہ: محمد رحمت اللہ

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

تمام احباب جماعت کو صد سالہ خلافت جوبلی مبارک!

الفضل جیولرز

پتہ : صرافہ بازار سیالکوٹ پاکستان

طالب دُعا: عبدالستار 0092-321-8613255 ☆ عمیر ستار 0092-321-6179077

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

اخبار بدر خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کیلئے دیں۔
یہ تبلیغ وتربیت کا بہترین ذریعہ ہے۔ (ادارہ)

نماز جنازہ حاضر و غائب

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 16 جون 2009 بروز منگل مسجد فضل لندن کے باہر مندرجہ ذیل مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر: عزیزہ دانین شافیہ دین (بنت مکرم ولی دین صاحب) 13 جون کو پیدائش کے 17 ماہ بعد بقضائے الٰہی وفات پاگئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون بچی وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل تھی۔ عزیزہ مکرم عبد العزیز دین صاحب کی پوتی، مکرم بابو عزیز دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام (جو کہ ابتدائی سالوں میں بطور تجارتی مربی یو کے تشریف لائے تھے) کی پڑپوتی اور مکرم نصیر دین صاحب (ریجنل امیر لندن) کی بھتیجی تھی۔

نماز جنازہ غائب: (۱) مکرم محمد بشیر صاحب (ابن مکرم حاجی دل محمد صاحب۔ سابق امیر ضلع کوٹلی) 17 فروری 2009ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ نے کچھ عرصہ قائد ضلع اور تقریباً 18 سال بطور امیر ضلع کوٹلی خدمت کی توفیق پائی۔ مخلص، دیندار اور خلافت احمدیہ کے اطاعت گذار اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے نیک انسان تھے۔

(۲) مکرم ڈاکٹر کرنل سید عبدالعلی صاحب (ابن مکرم میجر ڈاکٹر سید حافظ اقبال حسین صاحب۔ آف لاہور) 31 جنوری 2009ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم عبادت گزار، ملنسار، غرباء اور یتامیٰ کا درد رکھنے والے سعید فطرت انسان تھے۔ سلسلہ اور خلافت سے ہمیشہ سچی محبت اور کامل اطاعت کا نمونہ پیش کرتے رہے۔ چندوں میں باقاعدہ اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔

(۳) مکرم بریگیڈیئر مبارک احمد صاحب (آف لاہور) 7 جولائی 2008 کو 64 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ آپ کی یہ نمایاں خوبی تھی کہ کوئی چھوٹا بچہ بھی ملنے جاتا تو ہمیشہ اُٹھ کر ملتے۔ جماعت کے ہر فرد سے انتہائی شفقت سے پیش آیا کرتے تھے۔ چندوں میں باقاعدہ اور جماعتی نظام کی پوری اطاعت کرنے والے مخلص انسان تھے۔

(۴) مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب (ابن مکرم چوہدری محمد عبداللہ خان صاحب۔ گلشن اقبال کراچی) 17 اپریل 2009ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے نواب شاہ اور کراچی جماعتوں میں مختلف حیثیتوں سے بھرپور خدمت کی توفیق پائی۔ بہت سادہ طبیعت کے مالک، نہایت ملنسار، شفیق اور محبت کرنے والے نیک انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

...

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18 جون 2009 بروز جمعرات مسجد فضل لندن کے باہر مندرجہ ذیل مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:۔ (۱) مکرم سعید احمد باجوہ صاحب (ابن مکرم چوہدری شریف احمد باجوہ صاحب۔ آف ہیز) 17 جون 2009ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم انتہائی نیک، پرہیزگار اور سلسلہ سے پختہ تعلق رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ کچھ عرصہ لوکل جماعت میں بطور محصل خدمت کی توفیق پائی۔ آپ مکرم خلیل احمد باجوہ صاحب کے بڑے بھائی تھے۔

نماز جنازہ غائب:۔ (۱) مکرم عطاء المنان صاحب (دارالرحمت غربی ربوہ) 7 جون 2009ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت میاں امام الدین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے، حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری (خالد احمدیت) کے چھوٹے بھائی اور مکرم عطاء المجیب راشد صاحب (امام مسجد فضل لندن) کے چچا تھا۔ آپ نے جرمنی اور ربوہ میں مختلف حیثیتوں سے بھرپور خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم کئی خوبیوں کے مالک، ملنسار اور نیک سیرت انسان تھے۔ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(۲) مکرم احمد دین صاحب (سابق کارکن وکالت مال تحریک جدید۔ ربوہ) 8 جون 2009ء کو جرمنی میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے، نیک صالح، صوم وصلوۃ کے پابند اور نہایت درجہ ملنسار اور خلافت احمدیہ سے والہانہ محبت رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ تحریک جدید میں کام کے دوران آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ بعض سفروں میں بطور ڈرائیور خدمت کی توفیق بھی پائی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(۳)۔ مکرم شاہین سیف اللہ خان صاحب (ابن مکرم آغا محمد بخش صاحب۔ سول انجینئر) 30 مئی 2009ء کو 64 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے 1967 میں لاہور سے سول انجینئرنگ کی تعلیم مکمل کر کے واپڈا میں کچھ عرصہ بطور ایکسین اور بعد میں کنسلٹنٹ کی حیثیت سے مختلف جگہوں پر کام کیا۔ چکوال میں امیر ضلع اور ماڈل ٹاؤن لاہور میں سیکرٹری تعلیم القرآن کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔

...

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27 جون 2009 بروز ہفتہ مسجد فضل لندن کے باہر مندرجہ ذیل مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر: مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ (اہلیہ مکرم مرزا ظفر بیگ صاحب۔ آف ہنسلو) 23 جون 2009ء کو 73 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت جمیل بیگ صاحب (آف پٹی) صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں اور آپ کے نانا حضرت مرزا محمد اسماعیل بیگ صاحب بھی صحابی تھے۔ مرحومہ نماز روزہ کی پابند، ملنسار اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ جماعت سے ساری زندگی وفا اور اخلاص کا تعلق رکھا اور لجنہ کے کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتی تھیں۔

نماز جنازہ غائب: (۱) مکرم منور احمد باجوہ صاحب (آف ملتان) 22 مئی 2009ء کو 67 سال کی عمر میں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ 1996 تک جرمنی میں مقیم رہے اور پھر اپنے علاج کیلئے پاکستان چلے گئے اور وفات تک باقی زندگی ملتان میں گزاری۔ اس دوران مرحوم نے اپنے بیٹے ڈاکٹر شیراز احمد صاحب باجوہ اور ان کی اہلیہ کی المناک شہادتوں کا صدمہ بڑے صبر وتحمل سے برداشت کیا۔ جرمنی میں قیام کے دوران آپ نے مختلف جماعتی خدمات سرانجام دینے کی توفیق پائی۔ مرحوم نیک، مخلص ملنسار اور رحم دل انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ موصی تھے۔ تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

(۲) مکرمہ عزیزہ بیگم صاحبہ (آف کراچی) 20 اپریل 2009ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم محمد اشفاق صاحب امیر ضلع نواب شاہ کی والدہ اور مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب شہید (سابق امیر ضلع نواب شاہ) کی بڑی بھابھی تھیں۔ نمازوں کی پابند اور روزانہ باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی نافع الناس وجود تھیں۔ آپ کو بہت سے احمدی اور غیر احمدی بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی بھی توفیق ملی۔ نہایت صابر وشاکر اور قناعت پسند بزرگ خاتون تھیں۔

(۳) مکرمہ سلیمہ نذیر صاحبہ (اہلیہ مکرم خواجہ نذیر احمد صاحب کراچی) 12 جون 2008ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت سیٹھی غلام نبی صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بڑی بیٹی تھیں۔ پابند صوم وصلوۃ، ہمدرد، غمگسار، صدقہ وخیرات اور خلفاء کی تمام تحریکوں میں حتی الامکان بشاشت قلب سے حصہ لینے والی مخلص خاتون تھیں۔

(۴) مکرم جمال الدین صاحب (آف کراچی) 11 ستمبر 2007ء کو 68 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ تقسیم ہند سے کچھ عرصہ قبل قادیان میں بھی رہائش پذیر رہے۔ عمر کا آخری حصہ گلشن اقبال کراچی میں گزارا۔ آپ نماز باجماعت بڑی باقاعدگی سے مسجد میں ادا کیا کرتے تھے۔ مخلص، دیندار اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے نیک انسان تھے۔

(۵) مکرم رانا مبارک احمد صاحب (آف باب الابواب ربوہ) 31 مارچ 2009ء کو 89 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت منشی امیر محمد خان صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ نمازوں کی مسجد میں باجماعت ادائیگی کے علاوہ تہجد کا بھی التزام کیا کرتے تھے۔ قرآن کریم سے بے انتہا عشق تھا اور بہت سا حصہ زبانی یاد کیا ہوا تھا۔ آپ نے مختلف جماعتی خدمات کے علاوہ مکرم سید قمر سلیمان صاحب کی زیر سرپرستی مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب کے ساتھ مل کر انگریزی خواں طبقہ کے لئے یسرنا القرآن تیار کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں پیش کیا۔

(۶) مکرم مخدوم الطاف احمد صاحب (آف سرگودھا) کچھ عرصہ قبل بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت محمد صدیق صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ نہایت مخلص، قربانی اور ایثار کا جذبہ رکھنے والے نیک انسان تھے۔ اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ نے میانی جماعت کے صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم نماز باجماعت کے بہت پابند تھے۔ آخری عمر میں بیماری اور کمزوری کے باوجود نماز جمعہ اپنی جماعت گھوگھیاٹ میں جا کر ادا کیا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے، انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ: مضمون جلسہ سالانہ 1909ء کی روئیداد از صفحہ 9

آواز آدمی کھڑے ہو جائیں۔ میں جو کچھ کہوں وہ کہتے جائیں تا کہ سب سن لیں۔

اس سلسلہ کے یوم اول سے لے کر آج پہلا دن تھا۔ جو خطبہ اس طرح پر پہنچایا گیا۔ اس مقصد کے لئے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور میر ناصر نواب صاحب اور مولوی مبارک علی صاحب کو مقرر کیا گیا اور حضرت نے خطبہ شروع فرمایا مگر چند ہی منٹ کے بعد ضرورت محسوس ہوئی کہ اصل مقصد پورا نہیں ہوتا۔ اس لئے خاکسار ایڈیٹر الحکم نے تحریر کے ساتھ (جو اس وقت اس کا ضروری کام تھا) حضرت کے منشاء کو پورا کرنے کا تہیہ کیا اور حضرت امام کی زبان اپنے منہ میں لے کر بولا اور اس فرض کو ادا کیا آخر میں پھر ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب شریک ہوئے اور خدا کے فضل سے ایک ہی نام کے اور ایک ہی باپ کے دو بیٹوں کو یہ فخر حاصل ہوا کہ وہ زبان امام کا کام دیتے رہے۔ جمعہ کا خطبہ اپنی اہمیت اور شان کے لحاظ سے نہایت عظیم الشان اور ضروری ہے۔ اس میں حضرت نے جس جرأت اور قوت اور شوکت الفاظ کے ساتھ تبلیغ کی ہے۔ میں اپنے الفاظ پر کہتا ہوں کہ اس رنگ کو میں الفاظ میں ادا نہیں کر سکتا۔ حضرت کے چہرے کی کچھ اور ہی حالت تھی۔ جیسے کوئی شخص فنا فی اللہ ہوتا ہے اور ایک ربودگی اور جوش اس پر طاری ہو۔ ایسی صورت تھی۔ میں سلسلہ کے مخالف علماء کو خدا کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ وہ اس کو پڑھیں اور پھر موت اور خدا کے حضور کھڑے ہونے کا خیال کر کے بتا دیں کہ کیا یہ کافروں کے عقائد ہیں۔ سلسلے کے پرانے اور سخت مخالف مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب کی خدمت میں خصوصاً عرض ہے کہ یہ اعلان عقائد کا ہزاروں انسانوں کے سامنے جس شان سے کیا گیا ہے۔ وہ ان کے لئے خاص توجہ چاہتا ہے۔ وہ خدا کے لئے سوچیں اور اگر ان عقائد کے رکھتے ہوئے بھی وہ ہمیں کافر کہنے کی جرأت کریں تو پھر انا للہ وان الیہ راجعون۔ (جاری ....)

''اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں''

دوبئی کی سرکاری کمپنی ''دوبئی ورلڈ'' دنیا کے مختلف بینکوں کے قرضے اُتارنے سے معذور

دوبئی سے کاروباری تعلقات رکھنے والی زیادہ تر کمپنیاں یہ ظاہر کررہی ہیں کہ دوبئی دنیا کے موجودہ مالی بحران کے چلتے ان پر کوئی خاص اثر نہیں ہوگا۔ بھارتیہ بنکوں نے بھی بھروسہ جتایا ہے کہ اس کرائسس کے چلتے ان کے پیسے ڈوبنے کا خدشہ نہیں ہے۔ ۲۶۔۲۷ نومبر کو دنیا بھر کے شیئر بازاروں میں زبردست افراتفری مچی۔ وجہ تھی قرضہ چکا پانے میں دوبئی ورلڈ کی معذوری۔ دوبئی ورلڈ دوبئی کی سرکاری کمپنی ہے۔ جس کی زیادہ تر رقم ریئل سٹیٹ اور بنیادی ڈھانچہ کی اسکیموں میں لگی ہوئی ہے۔ دوبئی ورلڈ پر ۵۹ ارب ڈالر کا قرض ہے۔ کمپنی نے لین داروں سے قرض چکانے کی میعاد چھ مہینے آگے بڑھانے کی گزارش کی ہے۔ اس بات نے قرض دینے والی کمپنی اور بنکوں کو تو سکتے میں ڈالا ہی، ساری دنیا کے سرمایہ کاروں میں بھی تشویش کی لہر دوڑ گئی۔ دوبئی ورلڈ کو دیئے گئے قرضوں میں سب سے بڑا حصہ قریب چالیس ارب ڈالر کا حصہ یوروپین بنکوں کا ہے۔ لوگوں کے لئے بڑی فکر کی بات یہ ہے کہ اگر ''دوبئی ورلڈ'' اپنے قرض نہیں چکا پاتی ہے تو متحدہ عرب امارات کے کافی حصے بھی مالی بحران کی لپیٹ میں آسکتے ہیں۔ عالمی اقتصادی بحران سے جوجھنے کی کوشش کررہے۔ دنیا کے ان بازاروں کو اس سے ایک اور بڑا جھٹکا لگ سکتا ہے۔ اگر دوبئی میں امریکہ جیسا حال ہوا تو اس کا اثر ان بھارتیہ کمپنیوں پر بھی پڑے گا جن کا کاروبار دوبئی اور دوسرے متحد عرب امارت ممالک سے جڑا ہوا ہے۔

''دوبئی ورلڈ'' کے ڈوبنے سے بھارتیہ بینکوں کو تشویش

کئی بھارتیہ بنکوں نے دوبئی کی کمپنیوں کو قرض دے رکھا ہے۔ بنک آف بڑودہ کی دوبئی میں چھ برانچیں ہیں جن کے ذریعہ اس بنک نے چار ہزار کروڑ روپے کے قرض بانٹے ہیں۔ حالانکہ بنک آف بڑودہ کے چیئرمین ایم ڈی مالیہ نے شیئر متھن سے بات چیت میں صاف کیا کہ اس کل قرض میں سے صرف ۳۵۰ کروڑ روپے ہی ریئل سٹیٹ میں لگے ہوئے ہیں۔ بھارتیہ سٹیٹ بنک نے بھی متحدہ عرب امارات میں قریب ۱۴۰۰ کروڑ روپے کے قرض دے رکھے ہیں۔ کئی دوسرے بنکوں جیسے آئی سی آئی سی آئی بنک۔ یونین بنک اور ایکسس بنک کا بھی کافی پیسہ یو اے ای میں لگا ہوا ہے۔ بنکوں کی طرف سے بھلے ہی صفائی دی جارہی ہو لیکن بازار تو تشویش میں پڑ ہی گیا ہے۔ ریزرو بنک نے بھی دوبئی سنکٹ کی سنجیدگی کو بہتر ڈھنگ سے سمجھنے کیلئے تمام بنکوں سے متحدہ عرب امارات میں دیئے گئے قرضوں کی پوری تفصیل مانگی ہے۔ بنکوں کے علاوہ ریئل سٹیٹ کمپنیوں کیلئے بھی دوبئی کا مالی بحران ماحول کو اور خراب کرنے والا ثابت ہوسکتا ہے لیکن اس شعبہ کے جانکاروں کا کہنا ہے کہ یہ کوئی نیا مسئلہ نہیں ہے۔ پچھلے ڈیڑھ سال سے ریئل سٹیٹ بازار میں چل رہی گراوٹ کا اثر اب دوبئی میں دکھائی دے رہا ہے۔ ان کے مطابق دوبئی ورلڈ نے اپنے لین داروں سے صرف چھ مہینے تک قرض چکانے کی میعاد بڑھانے کی بات کہی ہے۔ یعنی مئی ۲۰۱۰ تک کمپنی یہ قرض چکا سکتی ہے۔ ساتھ ہی دوبئی یو اے ای میں سرمایہ کاری کا بڑا مرکز ہے۔ دوبئی سرکار کی پوری کوشش رہے گی کہ وہ جلد سے جلد قرض چکا دے۔

امریکہ کا افغانستان میں مزید ۳۰ ہزار فوجی تعینات کرنے کا اعلان

طالبان کے خلاف اپنی جیت کو یقینی بنانے کیلئے امریکہ نے افغانستان میں ۲۰۱۰ء تک تیس ہزار نئے فوجیوں کو میدان میں اُتارنے کا فیصلہ کیا ہے۔ امریکی صدر براک اوبامہ نے اپنے ارادے صاف کر دیئے ہیں کہ اس بار لڑائی فیصلہ کن ہوگی اور جیتنے پر ڈیڑھ سال (۱۸ ماہ) میں ان کی افواج واپس گھر لوٹ جائے گی۔ اوبامہ نے افغانستان میں امریکی فوج بھیجنے کی تائید امریکی انتظامیہ کی رضامندی کے بعد کی ہے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ جب امریکہ نے فوجیوں کی تعیناتی کے ساتھ ان کی واپسی کیلئے کوئی معیاد مقرر کی ہے۔

افغان پاک پالیسی کا خلاصہ کرتے ہوئے فوج بھیجنے کے اعلان کے ساتھ ہی صدر اوبامہ نے کہا کہ جولائی ۲۰۱۱ء سے افواج کی گھر واپسی شروع ہوجائے گی۔ حالانکہ اس پالیسی کا اعلان کرتے وقت وہ بھارت پاکستان کے آپسی تعلقات کا ذکر کرنے سے بچتے نظر آئے۔ لیکن انہوں نے پاکستان کو ایٹمی ذخیرہ کے دہشت گردوں کے ہاتھوں میں جانے کے خطرہ سے آگاہ کیا۔ اوبامہ نے نیویارک میں واقع ویسٹ پوائینٹ ملٹری اکادمی میں اس افغان پاک پالیسی کا اعلان کیا۔ انہوں نے بتایا کہ دہشت گردوں کو ختم کرنے کیلئے یہ سب سے بڑی کاروائی ہوگی۔ انہوں نے پاکستان اور افغانستان سرحد کو القاعدہ کا سب سے مناسب و مفید علاقہ قرار دیا۔ امریکی فوج کے پہلے سے ہی عراق میں ایک لاکھ سے زائد اور افغانستان میں ۶۸ ہزار فوجی تعینات ہیں۔ افغانستان میں مزید فوجیوں کی تعیناتی سے امریکی فوج کی تعداد قریب ایک لاکھ ہوجائے گی۔

افغانستان میں جنگ لڑنے والے امریکی فوجیوں میں ایک سال میں ۲۷۳۱۲ طلاقیں

افغان جنگ کے ۹ویں سال میں داخل ہونے کے ساتھ ساتھ امریکی فوجیوں میں طلاق کی شرح بڑھ گئی ہے۔ امریکی محکمہ دفاع پینٹا گون کے مطابق ستمبر کے اختتام تک امریکی فوج میں ۲۷۳۱۲ طلاقیں ہوئیں۔ اس طرح طلاقوں کی شرح بڑھ کر ۳ء۶ فیصد ہوگئی۔ پینٹا گون کے مطابق سروس کے دوران امریکی فوج میں کام کرنے والے جوڑوں کے لئے ایسے پروگرام موجود ہیں جن کی مدد سے انہیں راہنمائی دی جاتی ہے اور اس پر زور دیا جاتا ہے کہ وہ شادی کا بندھن برقرار رکھیں۔ جنگ کے باعث ان پر جو دباؤ پڑتا ہے اسے ختم کرنے کیلئے بھی کئی پروگرام موجود ہیں۔

کائنات کے وجود میں آنے کے رازوں کو جاننے کیلئے ایل ایچ سی (مہامشین) دوبارہ جاری

پیرس: یورپ میں ایٹمی معاملات پر تحقیق کرنے والی تنظیم (سرن) نے فرانس اور سوئٹزرلینڈ کی سرحد کے قریب ایک سو میٹر کی گہرائی میں اس مشین کو سٹارٹ کردیا ہے جس کی مدد سے محدود پیمانے پر وہی ماحول پیدا کرنے کی کوشش کی جائے گی جو کائنات کے وجود کے وقت پیدا ہوا تھا۔ کائنات کی ابتداء کے بارے میں تحقیق کیلئے بنائی گئی انسانی تاریخ کی سب سے بڑی مشین نے جسے لارج ہیڈران کولائیڈر یا (ایل ایچ سی) کہا جاتا ہے مرمت کے بعد دوبارہ کام شروع کیا ہے۔ گزشتہ سال ستمبر ۲۰۰۸ء میں اس مشین کی تعمیر کے بعد جب سائنسدانوں نے اس پر کام کرنا شروع کیا تو تکنیکی خرابی پیدا ہوگئی جس کے بعد اس کی مرمت پر ۴ کروڑ ڈالر خرچ ہوئے ہیں۔ ایل ایچ سی سینکڑوں غیر معمولی طور پر طاقتور مقناطیسی اجسام پر مشتمل ہے۔ اس میں سائنسدان ایٹمی ذرے پروٹان پر مشتمل شعاؤں کو روشنی کی رفتار کے ساتھ آپس میں ٹکرائیں گے جن سے بالکل ویسا ہی دھماکہ ہونے کی توقع ہے جو خیال ہے کہ کروڑوں سال پہلے کائنات کی پیدائش کے وقت ہوا تھا۔ ایل ایچ سی میں پروٹان کے ٹکراؤ کے ذریعہ سائنسدان نظام کائنات کی پیدائش کے وقت کے حالات اور مادے کی حقیقت کا مطالعہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن تجربے کا باقاعدہ آغاز آئندہ سال کے اوائل سے پہلے متوقع نہیں ہے۔

سوئزرلینڈ میں میناروں کی تعمیر پر پابندی تعصب کا نتیجہ۔ اقوام متحدہ

اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کے سربراہ نے سوئزرلینڈ میں میناروں کی تعمیر پر لگائی پابندی کو واضح طور پر تعصب کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس سے معاشرے میں دراڑ پڑ جائے گی۔ ہائی کمشنر ''نوی پلے'' کے مطابق اگرچہ کچھ سیاست دان اس کی تردید کرتے ہیں کہ وہ اسلام کو نشانہ بنا رہے ہیں لیکن ان کی بات میں کوئی وزن نہیں۔ کیونکہ ایسی تعمیرات پر پابندی لگانا جو ایک مذہب کی نمائندگی کرتی ہوں، اس مذہب کے خلاف تعصب کی نشان دہی کرتا ہے۔ مسٹر پلے کا کہنا تھا کہ انہیں اس پراپیگنڈہ کی مذمت کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں جو سوئزرلینڈ سمیت کئی ممالک میں غیر ملکیوں کے ساتھ کیا جارہا ہے۔ جس کی وجہ سے ہی ایسے نتائج نکل رہے ہیں۔ ہائی کمشنر کے مطابق اس پابندی سے سوئزلینڈ کا انسانی حقوق کا ریکارڈ متاثر ہوگا۔ یکم دسمبر کو اقوام متحدہ کی خصوصی مندوب عاصمہ جہانگیر نے بھی اسے مسلمانوں کے خلاف تعصب کا نتیجہ قرار دیا تھا۔

راولپنڈی (پاکستان) مسجد میں دھماکے سے ۵۰ سے زائد ہلاک، متعدد زخمی

مورخہ ۴ دسمبر کو راولپنڈی میں نماز جمعہ کے فوراً بعد پشاور روڈ پر واقع پریڈ لائن مسجد کے قریب دو دھماکوں اور فائرنگ کے نتیجہ میں ۵۰ سے زائد اشخاص ہلاک ہوگئے۔ حملے میں تین خودکش حملہ آور بھی مارے گئے۔ درجنوں افراد زخمی ہوئے ہیں جن میں سے کچھ کی حالت نازک ہے۔ خدشہ ظاہر کیا جارہا ہے کہ مرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ فوجی ترجمان میجر جنرل اطہر عباس نے بتایا کہ مسجد میں دھماکے ہوئے ہیں اور گولیاں چلی ہیں۔ دہشت گردوں کی تعداد کے بارے میں پتہ نہیں چلا جنھوں نے یہ حملہ انجام دیا ہے۔ مقامی پولیس سٹیشن کے افسر محمد عامر نے بتایا کہ مسجد کے اندر فائرنگ ہوئی ہے۔ گرنیڈ کے دھماکے بھی ہوئے ہیں۔ سرکاری ٹی وی کے مطابق آرمی ہیڈ کوارٹر کے قریب قاسم مارکیٹ میں واقع پریڈ لائن مسجد میں دھماکے نماز جمعہ کے وقت ہوئے۔ اس مسجد میں سیکورٹی خدشات کے مدنظر عیدالاضحیٰ کی نماز کا اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔ واضح رہے کہ پریڈ لائن میں اعلیٰ افسران و حکام رہتے ہیں۔ (ملکی ذرائع ابلاغ سے ماخوذ)

(بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16)

جڑنے سے وابستہ ہے اور آپ کے پیچھے چلنے سے ہی دنیا میں پیار محبت اور صلح قائم ہوسکتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد تھا کہ یضع الحرب جب مسیح موعود آئے گا وہ جنگوں کا خاتمہ کرکے امن وسلامتی کا پیغام پھیلائے گا۔ آج اگر باقی مسلمان اس حقیقت کو سمجھ لیں تو مغرب میں جو آئے دن اسلام کے خلاف وبال اٹھتا ہے، اس کی غیروں کو جرأت نہ ہو ۔وحدت میں ہی طاقت ہے اور اس وحدت کیلئے اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بصیرت افروز خطبہ کے آخر میں فرمایا: کہ گذشتہ دنوں سوئٹزرلینڈ میں مساجد کے مناروں کی وجہ سے کافی شور اٹھا ہے۔ خدا جانے ان کو مساجد کے مناروں سے کیا تکلیف پہنچتی ہے حالانکہ گرجوں میں بھی مینار ہوتے ہیں، یہ اسلام دشمنی کی ایک کڑی معلوم ہوتی ہے اور اس کے پیچھے گہری سازش نظر آتی ہے یہ ابتداء ہے اور اس کے بعد ان کے مطالبے لمبے ہونے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر شر سے بچائے اور اسلام کے دشمن کی ہر سازش کو ناکام کردے۔ (آمین)

☆☆☆☆☆☆

☆☆☆

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly B A D R Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 58 | Thursday | 10 Dec 2009 | Issue No. 50

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
:65 Canadian Dollar

حقیقی نور خدا تعالیٰ ہی ہے جو دیکھنے والی آنکھ کو ہر چیز میں نظر آتا ہے

اس زمانہ میں مسیح موعود علیہ السلام کو یہ نور پھیلانے کیلئے مقرر کیا گیا ہے جو صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے آپ کو حاصل ہوا، اب اس نور کے پیچھے چلنے کی وجہ سے ہی تمام دنیا بالخصوص امت محمدیہ کی حالت سدھر سکتی ہے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۴ دسمبر ۲۰۰۹ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیت قرآنی اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوا اَوْلِیَاءُ ھُمُ الطَّاغُوْتَ یُخْرِجُوْنَھُمْ مِنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ اُوْلٰئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ (سورۃ البقرہ:۲۵۸)

کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ بیان کیا یعنی اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے وہ ان کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا انکے دوست شیطان ہیں وہ ان کو نور سے اندھیروں کی طرف نکالتے ہیں ۔ یہی لوگ آگ والے ہیں وہ اس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔

پھر فرمایا: یہ آیت اس سے پہلے بھی ایک خطبے میں پڑھ چکا ہوں لیکن وہاں اللہ تعالیٰ کی صفت ولی کے حوالے سے تھی لیکن آج میں نے اللہ تعالیٰ کی صفت نور کے حوالے سے اس آیت کو بیان کیا ہے لغات عربی میں نور کے متعلق ذکر ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے اور وہ ذات ہے جس کے نور کے ذریعہ سے انسان دیکھتا ہے اور گمراہ شخص ہدایت پاتا ہے۔ اسی طرح نور کے تعلق سے یہ بھی بیان ہوا ہے کہ نور وہ ذات ہے جو خود کو ظاہر کرتی ہے اور جس کے ذریعہ تمام اشیاء کا ظہور ہو رہا ہے۔ لسان العرب میں ہے کہ نور اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے اور اس تعلق میں انہوں نے یہ آیت بیان کی ہے۔

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ کَمِشْکٰوةٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَکَةٍ زَیْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِیَّةٍ وَّلَا غَرْبِیَّةٍ یَّکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ یَھْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ وَیَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ۔

(سورۃ النور:۳۶)

ترجمہ: اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال ایک طاق کی سی ہے جس میں ایک چراغ ہو۔ وہ چراغ شیشے کے شمع دان میں ہو۔ وہ شیشہ ایسا ہو گویا ایک چمکتا ہوا روشن ستارہ ہے۔ وہ (چراغ) زیتون کے ایسے مبارک درخت سے روشن کیا گیا ہو جو نہ مشرقی ہو اور نہ مغربی۔ اس (درخت) کا تیل ایسا ہے کہ قریب ہے کہ وہ ازخود بھڑک کر روشن ہو جائے خواہ اسے آگ کا شعلہ نہ بھی چھوا ہو۔ یہ نور علیٰ نور ہے۔ اللہ اپنے نور کی طرف جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور اللہ لوگوں کیلئے مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ ہر چیز کا دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے: اللہ ہی ہے جو آسمانوں اور زمین کے رہنے والوں کو ہدایت دیتا ہے اور اس کے نور کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ گویا چراغ کسی طاقچے میں رکھا ہوا ہو جس سے مراد مومن کا دل ہے جسے اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرماتا ہے اور مزید فرمایا کہ یہ نور دینی اعتبار سے بھی اس کو حاصل ہوتا ہے اور دنیوی اعتبار سے بھی حاصل ہوتا ہے۔ پس حقیقی نور خدا تعالیٰ ہی ہے جو دیکھنے والی آنکھ کو ہر چیز میں نظر آتا ہے لیکن ایک ایسا شخص جس کی روحانی آنکھ اندھی ہو، اسے یہ نور نظر نہیں آتا لیکن ایک مومن اس یقین پر قائم ہے کہ جتنی بھی کائناتیں ہیں ان کا نور اور ان کو قائم رکھنے والی خدا تعالیٰ کی ذات ہے اور اس کے صحیح ادراک کیلئے وہ اپنے انبیاء کو بھیجتا ہے اور وہ اس سے نور پاتے ہیں اور اسے دنیا میں پھیلاتے ہیں اور یہ نور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور پھر آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اس نور کی کرنیں پڑیں اور پھر یہ نور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ اب تک یہ نور خدا تعالیٰ کے بندوں کے ذریعہ پھیلایا جا رہا ہے۔ اس دور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے نور کو دنیا میں پھیلانے کیلئے بھیجا ہے۔ اب حقیقی نور صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت ہی ہے اور آپ کا اسوہ حسنہ ہی ہے اور باقی تمام شریعتیں ختم ہو چکی ہیں۔ اور اب یہی تعلیم ہے اور یہی نور ہے جس سے دنیا نے فیض حاصل کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مقام کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو، وہ ملائک میں نہیں تھا، نجوم میں نہیں تھا، قمر میں نہیں تھا، آفتاب میں بھی نہیں تھا، وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرّد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ، سید الانبیاء، سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اُس کے تمام ہم رنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں .... اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی نبی اُمی صادق مصدوق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی۔

پس یہ مقام آپ کو اللہ کے نور سے ملا اور آپ نے صحابہ میں یہ نور منتقل کر کے اُن کو بھی اعلیٰ اخلاق پر قائم فرما دیا اور صحابہ کو ستاروں سے تشبیہ دی ہے کہ ان کے پیچھے چلو گے تو روشنی ملے گی۔ خدا کی طرف پہنچنے کا راستہ ملے گا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کے سینوں میں رضی اللہ عنھم کا تمغہ سجا دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں ڈوبنے کی وجہ سے ہی اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ نور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عطا فرمایا۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں کچھ نہیں بیان کر سکتا کہ میرا کون سا عمل تھا جس کی وجہ سے یہ عنایت الٰہی مجھ پر ہوئی۔ صرف اتنا جانتا ہوں کہ فطرۃً مجھے خدا تعالیٰ کی طرف ایک کشش تھی۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ معمر پاک صورۃ مجھ کو خواب میں دکھائی دیا اور اُس نے یہ ذکر کر کے کہ کسی قدر روزے انوارِ سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنتِ خاندانِ نبوت ہے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ میں اس سنت اہلِ بیتِ رسالت کو بجالاؤں۔

سو میں نے کچھ مدت تک التزامِ صوم کو مناسب سمجھا۔...... اور اس قسم کے روزہ کے عجائبات میں سے جو میرے تجربہ میں آئے وہ لطیف مکاشفات ہیں جو اُس زمانہ میں میرے پر کھلے۔ چنانچہ بعض گذشتہ نبیوں کی ملاقاتیں ہوئیں اور جو اعلیٰ طبقہ کے اولیاء اِس اُمت میں گذر چکے ہیں ان سے ملاقات ہوئی...... اور علاوہ اس کے انوارِ روحانی تمثیلی طور پر برنگ ستون سبز و سُرخ ایسے دلکش و دلستان طور پر نظر آتے تھے جن کا بیان کرنا بالکل طاقتِ تحریر سے باہر ہے۔ وہ نورانی ستون جو سیدھے آسمان کی طرف گئے ہوئے تھے جن میں سے بعض چمکدار سفید اور بعض سبز اور بعض سرخ تھے ان کو دل سے ایسا تعلق تھا کہ ان کو دیکھ کر دِل کو نہایت سرور پہنچتا تھا اور دُنیا میں کوئی بھی ایسی لذّت نہیں ہوگی جیسا کہ ان کو دیکھ کر دِل اور رُوح کو لذّت آتی تھی۔ (تذکرہ صفحہ ۱۸۔۱۷)

اور یہ سب مقام اور اس نور کا اترنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت کی وجہ سے تھا۔

چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں ایک مرتبہ الہام ہوا جس کے معنے یہ تھے کہ ملاء اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں یعنی ارادہ الٰہی احیاء دین کیلئے جوش میں ہے لیکن ہنوز ملاء اعلیٰ پر شخصِ محی کی تعین ظاہر نہیں ہوئی اس لئے وہ اختلاف میں ہے۔ اسی اثنا میں خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک محی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارہ سے اس نے کہا ھٰذا رَجُلٌ یُحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرط اعظم اس عہدہ کی محبت رسول ہے۔ سو وہ اس شخص میں متحقّق ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں آپؑ پر یہ نور اتار کر اس نور کو اس زمانہ میں پھیلانے کیلئے آپ کو مقرر فرمایا اور یہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے تھا اور اب اس نور کے پیچھے چلنے کی وجہ سے ہی تمام دنیا بالخصوص اُمت مسلمہ کی حالت سدھر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو فرمایا: تو جہاں کا نور ہے تو خدا کا وقار ہے اے لوگو! تمہارے پاس خدا کا نور آیا تم منکر نہ بنو۔ آپؑ فرماتے ہیں میرے لئے کافی تھا کہ مجھ سے میرا خدا خوش ہے مجھے قطعاً یہ خواہش نہ تھی کہ خود کو مسیح موعود کہلاؤں۔ اس نے خود گوشۂ تنہائی سے مجھے باہر نکالا اور اس نے مجھے کہا کہ میں تجھے تمام دنیا میں عزت کے ساتھ شہرت دوں گا۔ پس اب ہمارا فرض ہے کہ وہ نور جو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اُتارا ہے اس کے ساتھ جڑ جائیں اور خود اس کا فیض حاصل کر کے دوسروں کو اس کا فیض پہنچائیں۔ اس کے لئے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے اپنی عبادات کے معیار کو قائم کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے: قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ یعنی تو کہہ دے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا۔

پس آج اگر کسی کو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کا دعویٰ ہے تو مسیح موعودؑ سے تعلق قائم کرنا ہوگا اور یہی اللہ کا حکم ہے اور آج جماعت احمدیہ اس تعلق کی وجہ سے خلافت سے جڑی ہوئی ہے اور اس کا فیض حاصل کر رہی ہے پس اب جہاں روحانی ترقیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ جڑنے سے وابستہ ہیں وہیں دنیوی امن کا قیام بھی آپ کے ساتھ

(باقی خلاصہ خطبہ جمعہ صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپیوزنگ اینڈ ڈیزائنگ: کرشن احمد، قادیان